

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 2 دسمبر 2024ء بمطابق 29 جمادی الاول 1446 ہجری شام پانچ بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلِيْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ O هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ
الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِتَمُّ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ O سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ O هُوَ اللّٰهُ
الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى O يُسَبِّحُ لَهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ۔

(ترجمہ): وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا، وہی رحمن اور رحیم ہے۔ وہ
اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب
پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا پاک ہے اللہ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔ وہ
اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے اس
کے لئے بہترین نام ہیں ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے اور وہ زبردست اور حکیم
ہے وَ اٰخِرُ الدَّعْوَانَا اِنَّ اَلْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ -

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications: درج ذیل معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب عبدالکبیر خان صاحب، ایم پی اے، پانچ یوم، 02 تا 06 دسمبر؛ جناب عجب گل خان صاحب، ایم پی اے، تین یوم، 02 تا 04 دسمبر؛ جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب، ایم پی اے، پانچ یوم، 02 تا 06 دسمبر؛ سردار شاہ جہان یوسف صاحب، ایم پی اے، بارہ یوم، 02 تا 13 دسمبر؛ جناب انور زیب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب فضل الہی خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب شاہ ابوتراب صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب اشفاق احمد صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب رجب علی عباسی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ شملابانو صاحبہ، ایم پی اے، دو یوم، 02 اور 03 دسمبر؛ سید فخر جہاں صاحب، وزیر کھیل و امور نوجوانان، آج کے لئے؛ جناب عاقب اللہ خان، وزیر آبپاشی، آج کے لئے؛ محترمہ عاصمہ عالم صاحبہ، ایم پی اے، تین یوم، 02 تا 04 دسمبر؛ جناب سمیل آفریدی صاحب، سیشنل اسسٹنٹ مواصلات و تعمیرات، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Mr. Muhammad Usman Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 146, in the House. Mr. Muhammad Usman Khan, MPA, please.

عثمان خان کامانیک On کریں۔

ارباب محمد عثمان خان: تھینک یو سپیکر صاحب، آج تو سی اینڈ ڈبلیو کے وزیر صاحب نہیں آئے ہوئے ہیں لیکن میرا نوٹس اس سے Related ہے۔ میں وزیر برائے محکمہ مواصلات و تعمیرات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ٹانک درہیزور روڈ کی تعمیر و مرمت انتہائی سست روی کی شکار ہے جس سے وہاں کے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے چونکہ یہ ایک صوبائی شاہراہ ہے، اس لئے متعلقہ وزیر صاحب اس منصوبے کی طرف توجہ دے کر اس کی مرمت و تعمیر کی رفتار کو تیز کریں تاکہ عوام کی مشکلات کم ہو سکیں۔

جناب سپیکر صاحب، یہ روڈ انتہائی اہم روڈ ہے، اس پہ ٹانک کی تقریباً پچاس فیصد آبادی پڑی ہوئی ہے اور یہ روڈ ٹانک کے ساتھ ساتھ وزیرستان کو بھی پیشاور کے مین ہائی وے کے ساتھ درہیزور کے مقام پر منسلک کرتا ہے۔ جناب سپیکر، اس روڈ کے اوپر مٹی ڈال دی گئی ہے، Filling کر دی گئی ہے اور جہاں پہ Culverts بن رہے ہیں،

Culverts کے لئے کھدائی کرائی گئی ہے، باقی مزید کام کو چھوڑ دیا گیا ہے، جیسے ہی اس سے صبح لوگ ٹانک کی طرف جاتے ہیں تو ٹانک میں وہ دیکھنے کے لائق نہیں ہوتے، لوگوں کے منہ اور چہرے مٹی سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور جیسے ہی وہ واپس گھر جاتے ہیں تو گھر والے پہچانتے ہی نہیں ہیں، وہ گھر میں جا کر مٹی کی وجہ سے پہلے ان کو نہانا پڑتا ہے، لہذا اس روڈ پہ فوراً کام شروع کر دیا جائے یا اس روڈ کے ساتھ جو بھی ڈیپارٹمنٹ منسلک ہے، ان کے افسران کو صبح دس بجے سے چار بجے تک اس روڈ کے کنارے پہ بٹھا دیا جائے، اگر وہ لوگ بیٹھ کر برداشت کر سکتے ہیں پھر میرے ٹانک کے عوام بھی یہ مصیبت اور یہ مسئلہ برداشت کر پائیں گے۔ تھینک یو جی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, please.

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یہ درست ہے کہ ٹانک درہ پزور روڈ صوبائی حکومت کی ملکیت ہے اور یہ روڈ صوبائی محکمے کے اختیار میں ہے، اس روڈ پہ پچھلے ایک سال سے این ایچ اے کا پراجیکٹ چل رہا ہے جو سست روی کا شکار ہے جس سے عوام کو بہت تکلیف ہے، لہذا محترم منسٹر صاحب کو یہ کیس وفاقی حکومت کو بھیجنا چاہیے تاکہ مسئلہ حل ہو سکے اور عوام کو ریلیف مل سکے۔ جناب سپیکر، چونکہ Concerned منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں تو ان کے نوٹس میں یہ بات ضروری ہے، چونکہ کنسنٹرکشن کا کام این ایچ اے کی طرف سے ہے جو کہ فیڈرل سبجیکٹ ہے اور ان سے Through proper channel یہ بات Convey کی جائے گی کہ اس کام کو Speed up کیا جائے اور اس کے لئے جو Allocation یا ریلیف کا معاملہ ہو تو اس کو ان کے ساتھ Take up کیا جائے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی عثمان خان۔

ارباب محمد عثمان خان: جناب سپیکر صاحب، اس کو IPC committee (Inter Provincial Coordination) میں بھیج دیا جائے کیونکہ جی ایم کے ساتھ اور این ایچ اے کے متعلقہ تمام افسران کے ساتھ مل بھی چکا ہوں اور ان کو Written letter بھیج دے چکا ہوں اور ان کی طرف سے کسی قسم کا کوئی ایکشن نہیں لیا جا رہا، لہذا اس کو IPC committee میں بھیج دیا جائے۔

جناب سپیکر: کیا یہ اس کے متعلق ہے؟ جی لاء منسٹر صاحب! یہ جس کمیٹی کا ذکر کر رہے ہیں وہ تو Government to government Deal کرتی ہے، یہ تو اس سے Related نہیں ہے، Usually ایسے Matters جو ہیں ہم لاء منسٹری کو بھیج دیتے ہیں اور پھر وہ اس پہ آگے Pursue کر لیتی ہے۔

وزیر قانون: میرے خیال میں سپیکر صاحب، اگر آپ اس کو سی اینڈ ڈبلیو کوریفر کر دیں یا کیبنٹ کے Through proper channel پر فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ Take up کریں۔

جناب سپیکر: عثمان خان، اسے ہم منسٹری سی اینڈ ڈبلیو کو اور سیکرٹری سی اینڈ ڈبلیو کوریفر کر دیتے ہیں، وہ این ایچ اے کے ساتھ ان معاملات کو Take up کریں اور اس کی جو Earliest funding ہے، اس کو Arrange کریں تاکہ لوگوں کی مشکلات میں کمی آئے۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، اگر اس کو Inter Provincial Coordination جو کمیٹی ہے۔۔۔۔۔
 جناب سپیکر: نہیں، وہ اس کو دیکھ سکتی، وہ چونکہ Government to government معاملات کو دیکھتی
 ہے، تو یہ این ایچ اے کے ساتھ ہے اور یہ سی اینڈ ڈبلیو پہلے بھی دیکھتا رہا ہے تو یہ اور این ایچ اے میں ایک جیسے
 ادارے ہیں۔

جناب آفتاب عالم: ٹھیک ہے جی، پھر سی اینڈ ڈبلیو کو ریفر کر دیں جی۔

ارباب محمد عثمان خان: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Now, the question before the House is that the call attention notice No. 146, by the honourable Member, may be referred to the Standing Committee on C&W? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the Standing Committee on C&W. Mr. Ijaz Muhammad, MPA, Ms. Sobia Shahid, MPA and Makhdoom Muhammad Aftab Haider Sahib, MPA, to please move their call attention notice No. 148, in the House.

وہ آئے ہوئے تو ہیں، یہ ابھی آئے ہوئے ہیں، میرا خیال ہے ابھی وہ آنے والے ہیں، تو اس کا کیا کریں؟ اس کو Lapse نہیں کرتے، اس کو پیسڈنگ کر دیتے ہیں اور وہ آئے ہوئے ہیں، مجھ سے ان کی ابھی ملاقات ہوئی ہے، یہ پیسڈنگ کر دیا، بس ٹھیک ہے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا تجارتی تنازعات کا حل مجریہ 2024 کا ایوان میں پیش

کیا جانا

Mr. Speaker: 'Introduction of the Bill': Item No. 7. The Special Assistant to CM, for Industries, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Resolution of Commercial Disputes (Amendment) Bill, 2024, in the House. The Special Assistant to CM, for Industries, please.

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): تھینک یو جناب سپیکر۔ I, on behalf of the

Chief Minister خیبر پختونخوا تجارتی تنازعات کا حل (ترمیمی) بل مجریہ 2024 کو ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2024ء کا ایوان میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8. 'Introduction of the Bill': The Minister for Higher Education, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2024, in the House. The Minister for Higher Education, please!

کون پیش کرے گا اسے جی؟

The Minister for Law, to please introduce the same in the House.

Minister for Law: On behalf of the Higher Education Minister, I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Amendment) Bill, 2024, in the House.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد، انضباط و طریقہ کار مجریہ 1988 میں مجوزہ ترامیم کا ایوان
میں پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, Mr. Akbar Ayub Khan, Mr. Sher Ali Afridi, Mr. Daud Shah, Mr. Anwar Khan and Mr. Sajjad Ullah, MPAs, to please move their motion for leave under rule 247 to propose amendments in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Mr. Akbar Ayub Khan, MPA, please

Mr. Akbar Ayub Khan: Thank you. I wish to move for leave under rule 247 to propose amendments in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Speaker: The motion is moved. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave of the House is granted.

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد، انضباط و طریقہ کار مجریہ 1988 میں مجوزہ ترامیم کا مجلس
قائمہ برائے استحقاقات کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11. Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, Mr. Akbar Ayub Khan, Mr. Sher Ali Afridi, Mr. Daud Shah, Mr. Anwar Khan and Mr. Sajjad Ullah, MPAs, to please move the motion under rule 248 that the proposed amendments may be referred to the concerned Committee. Mr. Akbar Ayub Khan, MPA, please.

Mr. Akbar Ayub Khan: Thank you. I wish to move that the proposed amendments in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 may be referred to the concerned Committee.

Mr. Speaker: The amendments are moved, therefore, the question before the House is that the proposed amendments may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The proposed amendments are referred to the concerned Committee.

اسلام آباد میں پاکستان تحریک انصاف کے احتجاج پر مبینہ پولیس کارروائی

Mr. Speaker: Item No. 9. Discussion on the brutal incidents of firing on unarmed civilian protesters of PTI peaceful march, occurred on 26 November, 2024 at D Chowk Islamabad, resulting in multiple deaths and injuries to the hundreds of protesters. Tragedy of D Chowk, Islamabad continued. Mr. Shafi Ullah Jan.

جناب شفیع اللہ جان: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ تھینک یو جناب سپیکر۔ 24 نومبر سے لے کر 27 نومبر تک جو تحریک انصاف کی ایک پرامن Final call تھی اور 27 نومبر کی شام کو جو تحریک انصاف کے ورکرز کے ساتھ، جوانوں کے ساتھ جو ہوا، اس کو پوری دنیا نے میڈیا کے Through دیکھا۔ جناب سپیکر، اس فلور سے میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ یہاں میری دائیں اور میری بائیں جانب جتنے بھی ایم پی ایز یہاں بیٹھے ہیں، جو گورنمنٹ، منیجرز کے ہیں، یہ سب اس مارچ کا حصہ تھے لیکن جناب سپیکر، بد قسمتی سے تاریخ میں پہلی دفعہ ایک پرامن مارچ کے شرکاء پہ گولیاں چلائی گئیں، ان کے لئے سنائرسز فٹ کئے گئے اور ایک Proper plan کے تحت ہمارے لوگوں کو شہید کیا گیا۔ جناب سپیکر، میں یہاں پر صرف ایک سوال کرنا چاہتا ہوں، میں اس پہ بڑی بات کروں گا لیکن شروع میں صرف یہ بات کروں گا کہ آپ نے گولی کیوں چلائی؟ ہمیں اس کا جواب چاہیئے، ہم پرامن لوگ تھے، ہم پشاور سے چلتے ہیں، کوئی ساؤتھ سے آتا ہے، ملاکنڈ سے آتا ہے، ہزارہ سے ہمارے قافلے آتے ہیں، گلگت سے لوگ آتے ہیں، پورا پاکستان آتا ہے اور ہم ڈی چوک پہنچ جاتے ہیں اور ڈی چوک پہنچنے تک ایک گملا نہیں ٹوٹا۔ جب میں 26 نمبر پہ تھا تو رات کے کوئی ساڑھے بارہ ایک بجے میں خود اس کو لیڈ کر رہا تھا اور میں کنستینرز ہٹا رہا تھا گاڑیوں کے ساتھ کھینچ کھینچ کر، پہلی شہادت میرے حلقے کی وہاں پہ ہوئی، محمد الیاس صاحب جو کہ میرے حلقے سے Belong رکھتے ہیں، جب مجھے پتہ چلا کہ ریجنلریز کی گاڑی اس کے اوپر چڑھادی، آپ دیکھیں وہ ویڈیو بھی ہمارے پاس ہے کہ کتنی سپیڈ میں ریجنلریز کی گاڑی آتی ہے اور محمد الیاس صاحب کے اوپر چڑھ جاتی ہے، اس سے بڑھ کر بعد میں جب مجھے پتہ چلا کہ الیاس صاحب شہید ہو گئے ہیں، میں نے اپنے لوگوں کو بھیجا ہسپتال، تو وہاں سے ہمیں تیرہ گھنٹے بعد لاش دی گئی، شہید کی لاش ہمیں تیرہ گھنٹے بعد دی گئی، اس کے بھائی سفیر کو میں نے بلایا، سفیر کو کبھی ایک پولیس والا ایک سائڈ پہ لے کر جا رہا ہے، کبھی اداروں والے دوسری سائڈ پہ لے کر جا رہے ہیں، آخر میں ایک اسٹام پیپر لے کر آتے ہیں اور اس اسٹام پیپر پہ یہ لکھا ہوتا ہے کہ آپ یہ Sign کر دیں کہ آپ کا تحریک انصاف کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا لیکن آفرین اس سفیر صاحب پہ، اس نے وہاں پہ بھی عمران خان زندہ باد کا نعرہ لگایا جبکہ اس کے شہید بھائی کی باڈی پڑی ہوئی تھی، تو جناب سپیکر، ابھی بھی ہمارے لوگ Missing ہیں، لوگ ہمارے Missing ہیں، ہمارے لوگ گرفتار الگ سے ہوئے ہیں اور شہید الگ سے ہوئے ہیں اور State ابھی بھی ہمارے Against ایک پروویگنڈہ کر رہی ہے۔ جناب سپیکر، میں آپ کو 27 نومبر کی رات کی کہانی بتاتا ہوں کیونکہ میں خود عینی شاہد ہوں، وہاں پہ جب ہم چھ بجے پہنچتے ہیں، تو چھ بجے سے لائٹس بند ہو جاتی

ہیں اور وہ لائٹس دوبارہ On ہو جاتی ہیں اور ساڑھے آٹھ کے قریب دوبارہ وہ لائٹس بند کر دیتے ہیں، وہاں پہلے ایام موجود تھے، وہاں پہلے میٹرو بسوں کے سٹیشن موجود تھے، وہاں پہلے دوکانیں موجود تھیں جہاں پہلے الیکٹرانکس اور باقی اشیاء تھیں، کوئی ایک پتا بھی نہیں ٹوٹا اور ساڑھے آٹھ بجے کے قریب اندھا دھند فائرنگ کی جاتی ہے۔ جناب سپیکر، ہمارے گھروں میں تو ماتم ہے، خیبر پختونخوا میں اس وقت ماتم ہے کہ ہمارے لوگ شہید ہوئے ہیں، کوئی اس طرح پرندوں کو بھی نہیں مارتا جس طرح انہوں نے ہمارے لوگوں کو چھلنی کیا ہے، کیا ایک سرکاری نوکری اتنی Important ہوتی ہے کہ آپ ہر ایک حکم بجالائیں گے؟ میں تو اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ نہ کرے لیکن جنہوں نے گولیاں چلائیں، جس کے حکم پہ یہ گولیاں چلیں، اللہ کرے کہ جس طرح انہوں نے لوگوں کے بچے مارے ہیں، اسی احساس سے وہ بھی گزریں تاکہ ان کو احساس ہو کہ ایک بچے کو آپ سترہ اٹھارہ سال، تیس سال تک بڑا کرتے ہیں، تو کتنی مصیبت ایک والد اور ایک ماں پہ گزرتی ہے اور اس سے بڑھ کر کہ یہ کہانی سوشل میڈیا پر بڑی مشہور بھی ہے کہ ہمارے ایک شہید کی جیب سے 570 روپے نکلے، چنے کا ایک پیکٹ نکلا اور اس کے فون پہ 41 مس کالیں (Miss calls) آئی ہوئی تھیں، جو نمبر Save تھا وہ پیاری امی کے نام سے Save تھا، 41 miss calls، تو کیا گزری ہوگی اس ماں پہ، کیا ہم کوئی اسرائیل سے آئے تھے، کیا ہم انڈیا سے آئے تھے کہ ہم یہ فتح کرنے جا رہے تھے؟ اگر اس ملک میں پرامن احتجاج کرنے کا حق ہم سے چھینا جاتا ہے تو لوگ بندوق اٹھائیں گے، کرم کی مثال آپ کے سامنے ہے، بلوچستان کی مثال آپ کے سامنے ہے، وہاں پہلے لوگوں سے یہ پرامن احتجاج کا حق چھینتے ہیں تو لوگ بندوق اٹھانے پہ مجبور ہو جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، ہمیں رات کے اندھیرے میں مارا گیا ہے، ہر ایسا نہیں کیا، ہمیں مارا گیا ہے اور ان شاء اللہ ہم واپس آئیں گے اور بھرپور زور سے، بھرپور طاقت سے اور بھرپور قوت سے آئیں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، اس سے بڑھ کر پرامن احتجاج کیا ہوگا کہ سامنے سے گولیاں چل رہی ہیں اور ہم نہتے ہیں، ویسے جب میں احتجاج کے لئے جاتا ہوں یا جو کوئی بھی، یہ ہمارا آٹھواں احتجاج تھا، تو ہمارے ساتھ سب کے ساتھ جو گورنمنٹ کی طرف سے Gunners دیئے گئے ہیں، ہم ساتھ لے کر چلتے ہیں، اس صبح مجھے اپنا Gunner کتا ہے کہ جی مجھے Call آئی ہوئی ہے اور میں آپ کے ساتھ سفر نہیں کر سکتا، تو میں نے ان کو کہا ہے کہ بالکل آپ سفر نہ کریں، تو ہم اس دن بالکل نہتے تھے، نہ ہمارے پاس کوئی Gunner تھا، نہ ہمارے لوگوں کے پاس کوئی اسلحہ تھا، ہم صرف اور صرف قائد عمران خان کی رہائی کے لئے ایک پرامن احتجاج کر رہے تھے اور اس پرامن احتجاج میں جب ہم ڈی چوک پہنچے تو 27 نومبر سے صرف میں نے ایک سبق سیکھا ہے کہ آپ کبھی بھی بند آنکھوں سے کسی پہ اعتبار نہ کریں کیونکہ یہ دن کو آپ کو سینہ سے لگاتے ہیں اور رات کو وہ آپ کو گولیوں سے چھلنی کرتے ہیں، رات کے اندھیرے میں انہوں نے ہمارے لوگوں کو مارا، ہمیں شہید کیا، ہزاروں لوگ ہمارے ابھی بھی Missing ہیں اور ہمیں ڈر ہے کہ جو ہمارے لوگ Missing ہیں، ہمارے پاس سب کی لسٹیں ہیں کہ جو لوگ ہمارے پاس Missing ہیں، اللہ نہ کرے اگر اس میں سے انہوں نے بعد میں کسی کو شہید کیا تو یہ وہ آگ ہے جو بھڑک اٹھے گی، جو پھر کسی کے کنٹرول میں نہیں ہوگی اور ہم کوئی پرواہ کئے بغیر اس نظام کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے، اگر عمران

خان کی زندگی کو کچھ ہوا یا ہمارے Missing کارکنوں کو کچھ ہوا۔ جناب سپیکر، آخر میں، جس طریقے سے پختونوں نے قربانی دی ہے جس طریقے سے پختون نوجوانان اپنے قائد کے نام پہ قربان ہوئے ہیں اور یہ پاکستان کا واحد لیڈر ہے کہ لوگ اس پہ جان بھی دیتے ہیں، پاکستان کا واحد لیڈر عمران خان ہے جس پہ لوگ اپنی جان کی قربانی دیتے ہیں اور ہمارے جتنے بھی شہداء ہیں، ان سب نے سینے پہ گولیاں کھائی ہیں، کوئی نہیں بھاگا، کسی نے پیٹھ پہ گولی نہیں کھائی، وہ "مسٹر ڈنٹونک" عطائار صاحب کہتے ہیں کہ یہ جو تے چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں، جو تے چھوڑنا تو ملک چھوڑنے سے بہتر ہے، آپ کے لیڈر نے تو ملک چھوڑا تھا (تالیاں) آپ پر جب بھی سختی آتی ہے تو آپ اپنے عوام کو چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں اور عطائار صاحب! میں آپ کو Warn کر رہا ہوں کہ جس دن آپ کا تحریک انصاف کے کسی کارکن سے مقابلہ ہوا تو ہم آپ کا پیٹ اٹھا کر خیبر پختونخوا لائیں گے ان شاء اللہ اور وہ ابھی بھی میڈیا پہ بیٹھ کر غلط بیانی کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر، فرعون کو بھی شاید یہ تھا کہ وہ ظلم کر کے اپنی بادشاہت بچالے گا لیکن نہیں بچی، یزید کا بھی ایک مطالبہ تھا کہ آپ سر جھکا دیں لیکن حسینؑ نے سر نہیں جھکایا، ہم اس کے ماننے والے ہیں، ہم اس ظلم کے خلاف کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے اور اگر یہ چاہتے ہیں کہ یہ ہمیں گورنر راج کا کہیں گے کہ ہم گورنر راج لگا دیں گے تو اگر کسی میں ہمت ہے تو ابھی گورنر راج لگائے، کسی میں ہمت ہے تو گورنر راج لگا کر دکھائے، ہم نے 9 مئی میں ان کا مقابلہ کیا ہے، ہم نے فوج کا مقابلہ کیا ہے، ہم نے ریاست کے ہر ادارے کا مقابلہ کیا ہے، ہمارے گھروں پہ Raids ہوئے ہیں، ہماری فیملیز کو اٹھایا گیا ہے، ہماری گاڑیاں توڑی گئی ہیں اور یہ اب ہمیں گورنر راج سے ڈراتے ہیں، ہمت ہے تو لگائیں گورنر راج، اور میں دیکھتا ہوں کہ اس سچ پہ کون نعرے لگاتے ہیں گورنر راج کے، اس صوبے میں (تالیاں) ہمیں گورنر راج سے کوئی نہ ڈرائے اور آخر میں میں اپنی گورنمنٹ کو بھی کہوں گا کہ جو ہمارے شہداء ہیں، ان کے لئے خیبر پختونخوا حکومت جمہوریت ایوارڈ کا اعلان کرے جس طرح فوج کے شہداء کو ایوارڈ دیئے جاتے ہیں، اسی طرح ہمارے شہداء کو سو بلیں ایوارڈ دیئے جائیں، تنغے دیئے جائیں کیونکہ انہوں نے جمہوریت کے لئے، اس ملک میں Rule of Law کے لئے، اس ملک میں قانون اور آئین کی حکمرانی کے لئے اپنی جانیں دیں، ان شاء اللہ جتنے بھی ہمارے شہید ہیں، ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہم یہ پیغام دے رہے ہیں کہ اگلی بار ہم بھرپور طاقت سے آئیں گے اور یہ سناپرز نے جو فائرنگ کی ہے، اگر خدا نخواستہ ہم نے ہتھیار اٹھائے تو پھر کیا ہوگا؟ ہمیں مجبور نہ کیا جائے اور میں ایمیل ولی صاحب کی بات کروں گا، وہ کہتے ہیں کہ جی تحریک انصاف پہ پابندی لگائی جائے، جناب سپیکر، اب بلوچستان سے ایک سینیٹر کہتا ہے کہ پختونخوا میں پی ٹی آئی کی حکومت ہے اس پہ پابندی لگادی جائے، پہلے تو اس کو شرم آئی چاہیئے کہ آپ بلوچستان سے سینیٹر منتخب ہوئے ہیں، آپ کو پختون پہ بات کرنے کا کیا حق ہے؟ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ پی ٹی آئی پر پابندی لگائی جائے، اب ان کو پی ٹی آئی پہ پابندی کا مقصد نہیں ہے، وہ بیچارے پی ٹی آئی سے جیت نہیں سکتے، تین دفعہ اس کے گھر میں ہم نے ان کو ہرایا، یہ افتخار بیٹھا ہوا ہے، میرے Right پہ یہ افتخار بیٹھا ہے (تالیاں) انہوں نے آزاد حیثیت میں ان کو ہرایا ہے اور 9 مئی کو ہمارے اوپر ہماری پارٹی پہ تو پابندی تھی، کسی کا گوبھی نشان تھا، کسی کا مینگن تھا، کسی کی چارپائی تھی اور اس کے باوجود

اس شخص کو ہم نے ہرایا ہے اور میں اس کو چیلنج کر رہا ہوں، پچھلی بار بھی چیلنج کیا اور اب بھی چیلنج کر رہا ہوں کہ آپ میدان میں آئیں، حلقہ آپ منتخب کریں، خیبر پختونخوا کا کوئی بھی حلقہ ہو آپ منتخب کریں، بلکہ پورے پاکستان میں کوئی بھی حلقہ ہو، آپ منتخب کریں، ہم آپ کے مقابلے میں ایک عام تحریک انصاف کا ورکر کھڑا کریں گے اور ان شاء اللہ شکست آپ کا مقدر بنے گی۔ آخر میں جناب سپیکر، میں اپنی لیڈر شپ کی طرف بھی بات کرنا چاہوں گا، ہمارے ایک لیڈر کہتے تھے کہ جو عمران خان صاحب کی Call پہ نہیں نکلے گا تو وہ جہنم میں جائے اور بد قسمتی سے وہی بندہ اسی صبح سی ایم ہاؤس KP میں موجود تھا اور وہ عمران خان کی Call پہ نہیں نکلا، تو میں اس کو یہ پیغام دے رہا ہوں کہ تحریک انصاف کے نوجوانوں کی طرف سے آپ جہنم میں جائیں۔ اب جو جو لوگ Final call پہ نہیں نکلے ہیں، ہم ان پہ بھی بات کریں گے، ہم ان پہ پارٹی کے اندر بھی بات کریں گے، ہم ان پہ Floor پہ بھی بات کریں گے کیونکہ یہ اب تحریک انصاف کے ورکرز کی نہیں رہے، یہ تحریک پورے پاکستان کی ہے اور جو لوگ تحریک انصاف کے اندر رہ کر اس تحریک کا حصہ نہیں بنیں گے، ہم ان کے نام لیں گے، ہم ان کے نام اپنی پارٹی کی مینٹنگز میں بھی لیں گے، Floor پہ بھی لیں گے کیونکہ تحریک انصاف نے اپنے شہداء دیئے ہیں، ہم نے ایک سو (100) سے زیادہ شہداء دیئے ہیں، اگر کوئی اس Call پہ بھی نہیں نکلا تو اس سے ہم اور کیا امید رکھیں گے؟ ان شاء اللہ ہمارے جو ایک سو (100) شہداء ہیں، ان کے لئے ہم ایوارڈز کا اعلان بھی کریں گے اور ہم اپنے شہیدوں کے ساتھ کھڑے بھی رہیں گے، ان شاء اللہ ان کا خون رائیگاں نہیں جائے گا، پاکستان میں تحریک انصاف کی حکومت آنی والی ہے اور جن سرکاری افسران نے کسی کے حکم پہ گولی چلائی ہے یا کوئی اور آرڈر انہوں نے Obey کیا ہے تو ان شاء اللہ ان کی پکڑ بھی آئے گی اور تحریک انصاف کی جب گورنمنٹ آئے گی تو ان کو اس کے عبرتناک نتائج بھی بھگتنا پڑیں گے۔ بہت شکریہ آپ کا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ملک لیاقت علی خان۔

جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی): شکریہ جناب سپیکر صاحب، دھغہ یو شاعر د ژبې نه به ئې ستارت کړم چې:

که خازې شنې مې په قبر وې ولاړې
که غلام مړ ووم راختی تهو کئی پرې لاړې
چې په خپلو وینو نه وم لمبیدلے
مورې ما پسې په کوم مخ به ته ژاړې
چې سورئ سورئ سینه مې د دشمن په گولو نه وه
مورې ما پسې په کوم مخ به ته ژاړې
یا به دا بې ننگه ملک باغ عدن کړم

یا بہ کرم د پښتنو کوڅې ویجاړې

سپیکر صاحب، د 26 تاریخ زه نن په پښتو کښې خبره د دې د پاره کوم چې په دې نورو ژبو زمونږه د خلقو هغه مینه نه ماتیري۔ د 26 تاریخ او د 27 تاریخ شپه له زه د دې ایوان نه مطالبه کوم چې دې له دې "بابره ثانی" نوم کیښودلے وے، ولې چې څنگه په بابره کښې Straight fire شوے وو دغه شان په مونږه باندې Straight fire شوے په دغه ډی چوک کښې، او یقیناً دومره زیات ظلم چې دوئ وائی هغه دوئ خو ورته "مسټر ډنټونک" وائی خو هغه د گډا والا شادو پشان مخ ئې چې نیولے وی او په تی وی باندې کښینی او وائی چې یو شهید دې راته اوبنائی، نو دا د شهداء دا جنازې دے نه وینی؟ بیا کوم شهیدان، کوم خلق چې زمونږ Missing دی، د هغوی پته نه لگی چې دوئ په کوم کوم ځایونو کښې پټ کړی دی، دوئ په پمز هسپتال او په پولی کلینک باندې پابندیانې لگولې دی چې تاسو به ډیتا نه ورکوئ، ولې د دغې ډیتا به دلته مونږ ته پته نه لگی؟ د هغوی دا ډیتا به داسې پټولے شی؟ بیا زمونږه طلال چوهدری صاحب په تی وی باندې ناست دے او هغه هم د لاش خبره کوی، نو هغه ته موقع چرته ملاویري، هغه خو د شپې په دوه بجې باندې چې هلته *+++++ نو وئیل ئې مونږ ممبر سازی کوله، نو هغه خو بیا د شپې په دوه بجې باندې ممبر سازیانې کوی۔ احسن اقبال وائی چې دوئ دې شهید اوبنائی، نو گوره د شهید د پاره څه Criteria پکار ده چې مونږ ورته اوبنایو، دا مونږ چې دلته اعلان کوؤ، مونږ ئې چې کورونو ته څو، جنازې ئې کوؤ، د دې نه بل ما ته څو څه نه ښکاری، خو هغه شهیدان دوئ وائی کوم چې دوئ پټ کړی دی، کوم چې دوئ په کنټینرو کښې اچولی وو، کوم چې بیا د هغې نه وروستو دوئ ورته بیا ډی چوک بند کړو، یو ځل ئې بیا هغه شان حالات جوړ کړل چې لکه په ډی چوک څوک حمله کوی او د هغه کنټینرو نه ئې زمونږه شهداء اوړل او د پمز په سر باندې پکښې ځینی پراته دی، ماته ډیره Confirm ذرائع نه اطلاع ده چې په هغه ځایونو کښې په هغوی باندې کیمیکلز استعمال شوی دی، نو گوره زما د یو شهید د هغه شهادت یو طرف ته او لاش ضائع کول ئې بل طرف ته، چې نن دوئ د شهیدانو وائی چې یره ته ئې ماته اوبنایه، د دې د پاره چې دے د شهید د ورونږو نه دستخط اخلی چې یره دے په پی تی آئی کښې نه وو، دے په ډی چوک کښې نه دے شهید شوے په دغه باندې، جناب سپیکر، په دغه دستخطونو باندې کارونه نه کیږي، دا خو دوئ خپل ځان که په دغه لوبوی نولوبوی دې خو حقیقت خو به دنیا ته رابنکاره کیږي، که د پاکستان میډیا، زه دا نه وایم چې دا زمونږ دلته کومه میډیا ورونږه دی خو د دې چینل مالکان خو خرڅ

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

شوی خلق دی، که هغوی ئی دلته نه شی بنکاره کولے نو انٽر نیشنل میڈیا خو وه کنه، او هغوی خو هر شه بنکاره کړی دی، هغوی خو هر شه لیدلی دی، نن زما د ډی چوک چې کومې مسئلې دی، هغه کوم فائرنګ چې شوی دے نو دوی وائی چې دا خو په فلسطین کښې شوی دے، هغه "مسټر ډنټونک" چې کښینی، وائی دا د فلسطین ویدیو ده، زه دې ته حیران یمه چې زما ویدیوګانې هغه ته د فلسطین بنکاری، په سندھ کښې د یو اوبن پښه کټ شوې وه، ټولې دنیا وویلې جوړه کړې وه، نن چې زما د پښتنو وروڼو قتل عام شوی دے نو دا ټول پرې غلی دی، زه د دې خپلې صوبې د یو مشر نه ډیره زیاته ګیله په دې لرم، زموږه امیر مقام صاحب چې دلته په دې ځای کښې ناست دے، په پښور کښې ناست دے او د دې باوجود په ټی وی باندې لګیا دے پریس کانفرنس کوی او وائی چې دوی را تښتیدلی دی، نو زه درته دا یوه وایم چې ورکر شیلز برداشت کوی، ورکر گزار برداشت کوی، ورکر لا تهی چارج برداشت کوی، ورکر کنټینر ارتاوی خو ګولئی ته خو دا فوجی هم *+++، ګنی مخکښې معلوم شوی دی، نو دغه مشر ته زه دا وایمه چې مونږه خو لا بیا هم په ګولو را تښتیدلی یو، ته خو په یو ټیلی فون باندې د مشرف ګروپ ته تلے وے او بیا چې کله بله پارټی جوړه شوه نو امیر مقام صاحب بیرته هغې ته راغے، ګوره دا د تښتیدلو لفظ چې دے دا ډیر بد دے، تښتیدل په نمونو دی، تښتیدل هغه وی چې په سړی یو ډز اوشی او بیا په لندن کښې پروت وی، هغه یو کس به یو شعر وئیلو، وئیل چې په یو ډز سره، سپیکر صاحب، شعر رانه هیرشو یر، هغه د انور زیب خان خبره چې:

چې په یو ډز تر لندن پورې رسی
ما لیدلے دے رفتار د فلانکی خان

نوم ئی نه وایمه، (تمتے اور تالیاں) زه دا وایمه جی، چې څومره دا مسټر ډنټونک چې په ټی وی باندې کښینی او وائی چې د فوج په دیکښې هیڅ کار نه وو، دلته خو فوج نه دے راغلے، دلته پولیس نه دی راغلی، نو یا خو دے غلطه وائی یا د دوی وزیر اعظم غلطه وائی، چې وزیر اعظم ئی برملا په ټی وی باندې د فوج شکریه ادا کوی چې زه د فوج شکریه ادا کوم، نو چې د فوج شکریه دوی ادا کوی، یو طرف ته د فوج شکریه ادا کوی او بل طرف ته وائی چې فوج پکښې نه وو۔ جناب سپیکر، زه پخپله د دې عینی شاهد یم چې د مازیګر نه مخکښې په رب د کعبه دې زما قسم وی چې زما خواؤ شاته کوم خلق وو، دا بالکل بغیر اسلحې وو، چا سره هم اسلحه نه وه، بالکل عام ورکر وو او په دغه ټائم کښې دوی نعره بازی هم نه کوله، د دې د پاره چې زموږه

*جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

ټوله قافله رااورسی نو بیا به شروع کوو، نو په هغه خلعو باندې اول شیلزې رااورول، د هغې نه وروستو رېر بلټس، چې په هغې باندې هم خلق اونه ویریدل نو بیا دوی هوائی فائرنگ شروع کړو، خو چې پته ورته اولگیده چې دا خلق په هوائی فائرنگ هم نه یریدل، نو بیا الله العظیم ما پخپله لیدلی دی، زما خوا ته څلورو څلورو کسانو یو یو کس اغستله وو او هسپتالونو ته ئې اوړو، دوی ډائریکټ دغه کړی دی۔ جناب سپیکر، بیا زه دوی ته وایم چې دوی وائی چې ډی چوک، دوی خو د عدالت خبره نه ده منلې، نو ډی چوک ته خو مونږه ډیر وروستو تلی وو، دوی په 26 نمبر کبې زما ورکړ ولې شهید کولو، د هغې نه چې مخکېنې زیرو پوانټ نه چې مخکېنې لار شې، کله چې سیکرټریت ته تاویرې، په دغه ځای باندې زما د شانگلې نوجوان چې شهید کولو او درې ورسره زخمیان کول نو زه خو ډی چوک ته نه ووم رسیدلې، که فرض کړه دوی د ډی چوک خبره کوی نو مونږه خولا ډی چوک ته نه وورسیدلې چې دوی زمونږه په جنازو شروع کړې وه، په مونږه باندې ئې ډزې کولې، زه دا وایم چې که فرض کړه دا خیبرپختونخوا د پاکستان حصه وی نو مونږ ته آئینی او قانونی حق حاصل ده، په هر وخت کبې مونږ ته د احتجاج، ما ته آئین دا حق را کړی، ما ته قانون دا حق را کړی ده چې زه د خپل حق د پاره آواز اوچتولې شم، څوک هم چې زما آواز دباوھی، دغه قانون نه منی، دغه آئین نه منی، د دغې د پاره آرټیکل 6 پکار ده، زما د پاره گولټی نه ده پکار چې په ما باندې گولټی اوړی، زه که فرض کړه دوی چې وائی چې یره تاسو Shell guns راوړلی وو، دې ته زما ضرورت ولې راتلو، په څه وجه ورته راتلو؟ چې تا ما ته لارې بندې کړې وې، زه پرامن شهریم، زه د خپل Rights چې کوم زما حق ده، چې آئین ما ته کوم حق را کوی، زه هغه په ځای راوړم او ته ما ته لارې بندوې، مونږه خوبل څه نه دی کړی خو ستا راویشتلې شوی شیلز مو په تا باندې بیرته در گزار کړی دی، دغه که زمونږه گناه وی نو په دې باندې دوی زمونږه نه اډیرې ډکې کړې دی۔ یره جی، زه دا وایم چې دا خل زه د دې ایوان دې ټولو ملکرو ته دا وایم چې څنگه چې هغه بله ورځ ډاکټر صاحب او وئیل چې کله د ډز مقابله ډز سره وی، کله چې د ټوپک مقابله د ټوپک سره وی نو بیا د پتلونونو او د دغو قصې مونږ ته بڼه معلومې دی، نو که دا خل مونږه خپل آئینی، قانونی او په پرامن طریقه باندې احتجاج ته نه پریردی نو دا به د دوی غلطی وی، مونږ په ټوپک اوچتولو که چا مجبوره کړو نو دا به د اول نه تر اخره پورې د دغو غلطی وی او بیا به د ټوپک د ټوپک سره مقابله وی، پته به لگی چې څوک ئې گټی۔

ډیره مننه۔

جناب سپیکر: ریاض شاهین صاحب۔

جناب محمد رياض: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاخْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ قالو سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ۔ سپيکر صاحب، ستاسو چي کومه ايجنڊا ده، د آئين او دا کوم څه چي راوان دی او دا کوم چي په 26 مئي باندې شوی دی، خاص کر په کنتینر باندې چي کوم کس ما کتلے وو، نو زه د دې مذمت کوم او دا زیاتے شوے دے۔ سپيکر صاحب، سره د دې چي په کرم کښې کوم حالات دی، زه به دا ایوان لږ هغې نه خبر کړم چي څه روان وو او څه اوشو۔ سپيکر صاحب، په 12 اکتوبر باندې په کرم کښې کنج علیزې یو علاقه ده، په اپر کرم پارا چنار کښې، هلته کښې اولس کسان شهیدان شو، یوولس زخمیان او په دیکښې درې زنانه او دوه ماشومان بچی چي د مور په غیره کښې یو ماشوم وو او یو حامله زنانه هم پکښې قتل شوه، شهیدان شو۔ جناب سپيکر، 12 اکتوبر نه بعد په کرم کښې لارې بندې وې، روډونه بند وو، په اپر کرم کښې تری مینگل، اوزگری مقبل او بشارا، دا الفاظ ما ته خوند نه راکوی د اهل سنت او اهل تشیع خو مجبوره یم د خلقو د پوهې د پاره دا به زه کوم، د اهل سنت کلی ته لارې بندې وې او هم دغسې کرم کښې اهل تشیع چي په کوم ځایې کښې دی، د هغې د پاره لارې بندې وې او دا لارې یو میاشت مسلسل بندې وې، بیا پرې کانونائی روانې شوې او دې Floor باندې ما غوښتنه کړې وه د کمیتی د پاره چي په کرم کښې کوم حالات روان دی، جهگړې دی، شیعه او سنی جهگړې کیږي خو اوس یو ډیر خطرناک کار روان شو چي د ایف سی په کانونائی باندې اټیک او شو چي د اهل سنت قوم سره، فرقې سره تعلق تړونکی خلق دی، نو د دې به یو ډیر سخت Reaction راځي خو افسوس کوم چي هغې نه بعد د هغې Reaction بار بار مونږه وینا کړې وه چي راځي به، نو په 21 نومبر باندې د لوئر کرم په اوچت ایریا موندرو کښې د اهل تشیع په کانونائی باندې اټیک او شو او 43 کسان په هغې کښې قتل شول او څه اويا اتیا کسان په هغې کښې زخمیان شو او بیا ورسره هم داسې ماشومان او هم داسې اووه زنانه په هغې کښې قتل شوې۔ سپيکر صاحب، په 22 نومبر باندې د دې رد عمل چي کله په دې کانونائی باندې اټیک او شو، اول خو زه د دواړو بهر پورانداز سره مذمت کوم که په اپر کرم کښې شوې ده او که په لوئر کرم کښې شوې ده، په 22 نومبر باندې اپر کرم کښې اشتعال راغلو او ظاهره خبره ده چي یو علاقې ته مړی لارشی او وژلی لارشی، بچی ئې مړه وی، زنانه، د چا مور وی د چا خور وی، هغه مړه ورشی نو هغوی په اشتعال کښې راغلل او هلته کښې د آرمی چیک پوسټونو ته ئې اوور او لگولو او بیا ورسره ورسره زمونږ د اهل سنت اووه کسان هلته کښې گیر شول نو هغه حلال کړلې شو، دومره ظلم چي مونږ ماشومان هم نه پریږدو،

زنانه هم نه پریردو، خوانان هم نه پریردو، خوانان خو هسې هم مری خو نه علمائے کرام پریردو، نو بس سپیکر صاحب! بیا په دیکښې داسې چل او شو چې زه د اسمبلۍ په Floor باندې مجبور یم او ما خو گروپونه یاد کړی هم وو خو تاسو زه منع کړه ووم خو زه مجبوره یم، زینبیون، فاطمیون، مهدی ملیشا او حزب الله سپیکر صاحب! دا زه دې ایوان کښې ما دلته دا حلف اغستله دے، زه به هغه خبره کوم چې هغه په تاریخ کښې پرته وی او د هغې یو یو شے به ثابت کیږي، د آرمی چیک پوسټ ته اوور واچولې شو، اوور چې واچولې شو نو هغې کښې د پاکستان جهنډا راکوزه شوه او هغې ته هم اوور واچولې شو او د زینبیون جهنډا په هغې باندې اولکولې شوه، ویډیوز موجود دی، زه هغه یو یو شے ثابتوله شم سپیکر صاحب. د هغې نه پس سپیکر صاحب، د ورځې لوئر کرم کښې د خلقو چې کوم هغه جلوس وو، هغه هم رامات شو د لشکر کشۍ د پاره، ما په دې Floor باندې اووئیل چې لشکر کشۍ کیږي. سپیکر صاحب، 2007 نه واخله تر 2012 پورې چې کوم واقعات شوی وو، په هغې کښې شیععه سنی فسادات او طالبانائزیشن وو، گروپس وو، تنظیمونه وو، په هغې کښې چې کوم کورونه وران شول، کوم کلی وران شول، کوم خلق مړه شول، کوم خلق زخمیان شول، هغه لاندې پاتې وې، په هغې کښې د مری یو معاهده، یو فیصله شوې وه، نو تاسو مهرباني چې په هغې باندې مونږ دلته کښې یو قرار داد پاس کړو، هغه عملی نه شو او هغې نه بعد دوباره لشکر کشۍ اوشوه، د مازیگر ما بنام تائم کښې لوئر کرم ته خلق راغلل، ټلو کنج یو کله دے چې هغه په 150 کورنو باندې مشتمل دے او بیا په دویمه ورځ باندې بادشاه کوټ چې هغه په 180 کورنو باندې مشتمل دے او بیا دې سائډ ته بگن بازار چې 460 دوکانونه وو او 1500 نه زیات کورونه په دې ایریا کښې بازار کښې موجود وو، په دې باندې لشکر کشۍ اوشوه او لشکر کشۍ کښې دا علاقې اوسوزیدې، جلاؤ گهیراؤ اوشو، خلق شهیدان شول، مړه شول. په دیکښې سپیکر صاحب، نن ورځې پورې 132 کسان مړه شول او 188 کسان په دیکښې اوسه پورې زخمیان دی، 450 دوکانونه په دیکښې اوسوزولې شو او پندره سو نه زیات کورونه او تقریباً دس هزار نه واخله تر سوله هزار خلق بې کوره شو. سپیکر صاحب، اوس تاسو د دې نه ما خبر کړئ لس ورځې مسلسل په دیکښې وو او اوس په دیکښې Cease fire شوی دے، د Cease fire معنی دا ده سپیکر صاحب، د بل جنگ تیاری، ما مخکښې هم وئیلی دی چې په کرمه کښې کله هم جنگ کیږي چې جنگ نه بعد بیا Cease fire اوشی، هغه د بل جنگ تیاری شی خو افسوس کوم سپیکر صاحب، چې په دې Floor باندې زه بار بار دا غوښتنه کوم، دا ډیمانډ کوم چې کمیټی جوړه شی او سی ایم صاحب نه او سپیکر صاحب! تاسو نه ما بار بار غوښتنه کړې ده چې کمیټی جوړه شی، کمیټی جوړه شی، سپیکر صاحب! 12 اکتوبر

نہ بعد ما غوبنتنہ کړې وه، آیا که په هغې باندې ایکشن شوے وے نو دا زما خلور نیم سوہ دوکانونه او پندره سو کورونه او دا سوله هزار خلق به ولې بی کوره کیدل؟ ډیر افسوس سره وایم چې دا صوبائی حکومت، وفاقی حکومت او زما دا ریاستی ادارې چې هغه ریاست کښې کار کوی، ټولې ناکامې دی او فیل دی۔ په کرمه کښې سپیکر صاحب، زه بار بار وایم چې غټ غټ تنظیمونه دی، په کرمه کښې درې ډویژن دی، سنټرل کرم، لوئر کرم او اپر کرم، چې په لوئر کرم کښې آپریشن کیږی، په سنټرل کرم کښې آپریشن کیږی، د طالب خلاف آپریشن کیږی نو د زینبیون، د فاطمیون، د مهدی ملیشیا او د حزب الله خلاف ولې آپریشن نه کیږی؟ زه دا ریاست په دې ناکام بولم، آرمی چیک پوسټونو ته اوور لگيږی او دلته کښې ټوله گیلہ د آرمی نه کیږی چې دا څنگه آرمی ده، دا څنگه ادارې دی چې هغه په کانرو باندې اولی، دغې چیک پوسټونو ته اوور لگولے شی، د هغوی نه په زور باندې کسان خلاصوی چې هغې کښې مشهور د دوئ د زینبیون کمانډر وو چې په زور، ویډیو کښې موجود دی چې په زور ئې ورته خلاص کړو او بیا د آرمی په چیک پوسټ باندې د یو ملا سر کیښودلے شو او مونږه بیا د یو بل کورونو نه، جناب سپیکر، په پښتو کښې یو متل دے چې دومره آواز کوه + + + + *

+ + + + + مونږه سپیکر صاحب، د یو بل نه ښځې بوڅو، اهل تشیع سنیانې ښځې بوتلې دی او اهل سنت د اهل تشیع ښځې بوتلې دی جناب سپیکر، آخر دا په کومه معاشره کښې مونږ پراته یو؟ زه سپیکر صاحب، سوال کوم، منت کوم، دوباره دا جهولئ دغې اسمبلی ته نیسم او دا زمونږ د اپوزیشن کوم د پارټو مشران دی، که څوک هم دی، څومره پارټی دی نو خدائے ته اوگورئ، زما د کرمې آپریشن او کړئ او زما د مری معااهده عملی کړئ، د دې تباہی نه ما نور بچ کړئ، غرق شو، تباہ شو، برباد شو، دا زما سوال دے، نور بس Windup کوم او شکریه ادا کوم خو ډیر زیات ناکام شوې دی ادارې او ستاسو صوبائی حکومت، دا ادارې او دا وفاق او دا اپوزیشن کښې چې کوم ماسره ناست ملگری دی، د دوئ په وفاق

کښې حکومت دے، دا هم ناکام دی، ټول ناکام دی، نور مو برباد نه کړئ، دا مې سوال دے او دا مې زاری ده۔

Mr. Speaker: Honourable Minister Law, please.

ریاض شاہین صاحب نے پہلے بھی ایک دفعہ یہ ریکویسٹ کی تھی کہ آپ ارکان صوبائی اسمبلی کے اوپر کمیٹی بنائیں، پھر سی ایم صاحب نے اس پہ ایک جرگہ کیا، کل آنریبل گورنر صاحب نے بھی اس پہ ایک جرگہ کیا ہے، تو ذرا یہ ان کی تسلی کے لئے یہ بات آپ بتادیں ریاض شاہین صاحب کو کہ صوبائی حکومت پوری طرح اس میں دلچسپی رکھتی ہے کہ یہ کیا

*محکم جناب سپیکر، حذف کئے گئے۔

معاملہ ہے؟

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): جناب سپیکر، بالکل کرم کے واقعات بڑے Unfortunate ہیں اور اس حوالے سے صوبائی حکومت جو اقدامات اٹھا رہی ہے، یقیناً اُس میں ریاض شاہین صاحب On board ہیں، ہمارے ساتھ اس مکمل پراسیس میں وہ Involved رہے ہیں۔ چونکہ 24 اکتوبر کو ہمارے پرامن احتجاج کی Call تھی تو اس وجہ سے چیف منسٹر صاحب چونکہ اس کو لیڈ کر رہے تھے تو وہ نہ جاسکے اور انہوں نے ذمہ داری مجھے، ایڈوائزر انفارمیشن، چیف سیکرٹری صاحب اور آئی جی پی صاحب کو دی اور ہم وہاں پہ گئے تھے، وہاں پہ ہم نے دونوں فریقین کے ساتھ جرگہ بھی کیا، اس کے بعد چیف منسٹر صاحب پرسوں بھی کوہاٹ، چونکہ یہ ہمارے کوہاٹ ڈویژن کا حصہ ہے، کوہاٹ آئے تھے اور اس میں کرم کے مشران بھی تھے، دونوں سائڈ سے ہمارے کوہاٹ کے مشران بھی تھے، ہنگو کے مشران بھی تھے، اور کزنئی کے مشران بھی تھے، پورے ڈویژن کے مشران تھے، وہاں پہ ان کو چیف منسٹر صاحب نے بڑے کھلے دل کے ساتھ ان کو کہا، یہ مسئلہ ہر قیمت میں Resolve ہونا چاہیئے اور Writ of the government and writ of the State جو ہے وہ ہم ہر صورت بحال کریں گے۔ چیف منسٹر صاحب نے وہاں پہ جتنے بھی بنکرز تھے ان کو فوری طور پر Demolish کرنے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں پہ جو Vulnerable علاقے ہیں، جو بارڈر ایریاز ہیں، ان کو Exclude کیا گیا اور ان کی بات کافی حد تک ٹھیک ہے کہ دونوں سائڈ سے یہ معاملہ اتنا گھمبیر ہو چکا ہے Unfortunately کہ وہ چھوٹے چھوٹے واقعات جو ہیں یا Even WhatsApp پہ ایسے تخریب کار لوگ بیٹھے ہوتے ہیں سوشل میڈیا کے اوپر جو کہ باہر ملکوں میں، فارن میں بیٹھے ہوتے ہیں جو یہ آگ بھڑکا دیتے ہیں، یہ ہماری بد قسمتی ہے لیکن ان شاء اللہ اس حوالے سے چیف منسٹر صاحب نے جو اس دفعہ جرگہ Constitute کیا، ان کو Full اختیارات دیئے ہیں، ان کی وہاں پہ Engagement بھی ہوگی، چیف منسٹر صاحب نے Even اپنا جو گورنمنٹ کا ہیلی کاپٹر ہے، وہ بھی ان کو Provide کیا کہ آپ وہاں پہ جائیں اور چونکہ یہ مسئلہ بڑا گھمبیر ہے، یہ ایک دو بیٹھک سے حل ہونے والا نہیں ہے، تو اس میں Serious negotiations ہوں گی دونوں طرف سے، اس میں بنیادی جو کام ہے، ایک تو دونوں سائڈ سے جو مورچے بنے ہوئے ہیں، ان کو فوری طور پر Demolish کیا جائے گا اور دوسرے اقدامات جو ہیں، وہ دوسرے Step میں - dewatering ہوگا، تو وہ دونوں سائڈ سے جتنا بھی اسلحہ ہے، باقاعدہ اس کا آپریشن کیا جائے گا، دونوں سائڈ سے اسلحہ حکومت اپنی تحویل میں لے گی اور میں امید کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ اگر پورے اخلاص سے اس معاملے کو Tackle کیا جائے تو میرے خیال میں کوئی بھی معاملہ ناممکن نہیں ہوتا، کوئی بھی مسئلہ ناممکن نہیں ہوتا کہ وہ حل نہ ہو، ان شاء اللہ ہمیں امید ہے پاراچنار اور کرم As a whole جو ہے وہ بڑا خوبصورت علاقہ ہے، Just like ہمارا ہزارہ ڈویژن، ملاکنڈ ڈویژن، تو وہاں پہ ٹور رازم کے لئے جب ہم نے ان کے ساتھ بات کی تو وہاں پہ انہوں نے یہی مطالبات کئے کہ ہمارے نوجوان بے روزگار ہیں تو اس لئے وہ جب فارغ ہوتے ہیں تو ان ہی معاملات کے لئے بیٹھے رہتے ہیں اور پھر چھوٹی چھوٹی باتوں پہ اسلحہ اٹھا لیتے ہیں، میں نے ان کو جواب میں یہی کہا کہ ایک علاقے

کی ترقی کے لئے اگر Investment آتی ہے تو وہاں پہ روزگار آتا ہے تو اس کے لئے جو بنیادی چیز ہے وہ امن ہے، جب تک امن نہیں ہوگا تو آپ کے اپنے لوگ بھی یہاں Invest کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے، حالانکہ کرم جو ہے وہ منزل کے حوالے سے بھی بڑا Rich area ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اگر طریقے سے Explore کیا جائے تو میرے خیال میں وہ نہ صرف اس علاقے کے لئے بلکہ وہ پورے KP کی تقدیر کو بدل سکتا ہے، تو ان شاء اللہ اس حوالے سے حکومت Vigilant ہے اور وہ اپنے اقدامات اٹھا رہی ہے، ان شاء اللہ ہر صورت میں Writ of the State جو ہے اس کو بحال کیا جائے گا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی ریاض شاہین صاحب۔

جناب محمد ریاض: شکریہ سپیکر صاحب، زہ پخیلہ آفتاب عالم صاحب Appreciate کوم چپی دے کرم تہ راغلے وو او پہ بنہ انداز سرہ خلقو سرہ ملاؤ شواو کوشش کوی لگیا دے ماشاء اللہ سپیکر صاحب، د دی نہ علاوہ سی ایم صاحب ہم کوہا تہ راغلے وو، زہ ئی شکریہ ادا کوم خو سپیکر صاحب، زہ صرف پہ دی وخت کنبی امن غواړم، ماتہ نہ روڈ پکار دے، ماتہ نہ ہسپتال پکار دے، چپی کوم خہ دی بس ہغہ ډیر دی، مونږ تہ چپی بس ہغہ آباد شی، ماتہ داسی خلق پکار دی چپی کوم ما سرہ پہ دیکنبی پاخہ او دریزی، سی ایم صاحب او وئیل چپی کہ د روڈ خبرہ وی نو زہ بہ اوس ډائریکٹ د تینډر نہ علاوہ تاسو تہ روڈ او کرم، خو نا ماتہ صرف او صرف امن پکار دے، زہ نہ غواړم چپی زما نور بچی یتیمانان شی، زہ نہ غواړم چپی زما نورپی مینډی بورپی شی، زہ نہ غواړم چپی زما نورپی خوئینډی کنډی شی بس۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا ریاض شاہین صاحب، دیکھیں آپ نے بات کی، منسٹر لاء نے اس کا بڑا Comprehensive جواب دیا ہے۔

جناب محمد ریاض: بالکل سر، اس میں ایک بات ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے آپ کو Satisfactory جواب دیا ہے۔

جناب محمد ریاض: سر، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن ایک بات کی وضاحت کر دوں، جس طرح سی ایم صاحب نے بتایا کہ ہمارے کرم میں جتنے بھی مورچے ہیں، ان کو ہم مسمار کریں گے، تو اللہ کرے کہ اس کے اوپر جلد عمل ہو لیکن اس کے اوپر کئی مرتبہ بات ہوئی ہے لیکن عملی اقدامات کسی نے بھی نہیں اٹھائے ہیں، میں بار بار کہہ رہا ہوں اور مجھے لوگ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے علاقے کی مطلب کو کسی ایسی چیز ہوگی کہ اس کے اوپر ہم اپنا فیصلہ کر سکیں، تو یہاں سے میں نے قرارداد پاس کی ہے، مری معاہدے میں سارا کچھ اس کے اندر موجود ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔۔۔۔۔

جناب محمد رياض: سر، اس میں یہ بھی موجود ہے، میں یہ بھی آپ کو بتاتا چلوں کہ کرم میں شیعہ سنی کے جتنے بھی لوگ ہیں، اگر ان میں اہل تشیع کو اپنے علاقوں میں آباد کریں اور اہل سنت کو اپنے علاقوں میں آباد کریں تو یہ سارا مسئلہ حل ہو جائے گا جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، یہ دیکھ لیں گے، اس Matter کو دیکھ لیں گے، تھینک یو۔ جی نثار باز صاحب۔

جناب محمد نثار: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، زہ بہ دیو شعر نہ آغاز او کرمہ او دغہ شعر دے چي کوم دې ورته ډالنی وی، وائی:

رھبری فن دے او رھبر لکه فنکار د ژوندون

داسې منصب په جوار گرو د سپارلو نه وی

جناب سپیکر صاحب، پہ 26 تاریخ اسلام آباد کبني چي کوم د پاکستان تحریک انصاف دھرنا وہ او پہ هغې کبني چي کوم زلمیان وفات شوی دی، اللہ دې د هغوی مغفرت نصیب کړی او د هغوی د خاندانانو سره مونږ د همدردی اظهار کوؤ او چي کوم پکبني زخمیان شوی دی، اللہ رب العزت دې هغوی ته شفائے کامله ورکړی۔ پہ کرم ضلع کبني د تیرو دوه هفتو نه چي کوم حالات تیر شول او 132 کسان په هغې کبني او وژلے شو، وفات شول، دا ډیر افسوس ناک واقعات شوې دی، خدائے دې هغوی هم اوبخبنی او زخمیانو ته دې خدائے شفائے کامله ورکړی۔ سپیکر صاحب، تاسو تیره ورځ رولنگ ورکړلو او د آرټیکل 16 ذکر هم او کړلو چي د پاکستان Constitution کبني د دې ملک هر شہری ته دا حق ورکوی چي هغه پرامن احتجاج او کړی، احتجاج د هر سیاسی گوند، د هر تحریک او د هرې پارټی حق دے، د پی ټی آئی پرامن احتجاج سره چي په اسلام آباد کبني څه شوی دی او دوی چي کوم ذکر کوی چي یرہ په مونږ باندې گولټی او چلیدلې او کوم چي په میڈیا باندې راځی نو دا په ریاست کبني په اول وار باندې نه دی شوی، مونږ خو همیشه چي خبره کوؤ نو په دلیل سره ئې کوؤ، د دې د پاره چي دا د تاریخ برخه وی او د دې هاؤس نه او د دې پارلیمنټیرین نه سیاسی کارکنانو نه ایزده کړه او کړی او سیاست چي دا وخت په دې ریاست کبني Political maturity نشته دے، ډیر سطحی حد دے، د جذباتو بنکار دے، نو د هغه جذباتی پن د وجې نه ډیر زلمیان د خپله لاسه قیمتی ژوند ورکړی۔ دلته ذکر اوشو نو چي کله دا ریاست جوړ شولو په 1947 کبني، په 12 اگست 1948 کبني د بابرې واقعہ مخې ته راغله، فخر ایشاء، فخر افغان حضرت باچا خان[ؒ] او رھبر تحریک خان عبدالولی خان بابا[ؒ] دې ریاست گرفتار کړی وو او خدائی خدمتگارو پرامن احتجاج کولو، نو په هغه احتجاج باندې چي پرامن راوتلی وو، خالی لاس وو، د سیاسی کارکنانو سره یا د سیاسی لیډرانو سره صرف Moral authority ورسره، د آئین او د قانون ترمخه سیاسی

کارکن نه ټوپک راغستلے شی او نه ټوپک گرځولے شی، نو په هغه پرامن احتجاج باندې دې ریاست گولۍ او وړولې او شپږنیم سوه خدائی خدمتگار چې پکښې ماشومان او زڼانه هم شاملې وې دا شهیدان کړلے شو، د دې ریاست تاریخ د دغه قسمه واقعاتو نه ډک دے، له بده مرغه زمونږه چې کوم دلته د گورنمنټ بنچر نه خبره کیږی نو بیا د 2018 نه راپه دیخوا کیږی، د 1947 نه چې کوم دے خبره نه را شروع کوی، زه به دلته یوه خبره او کړم چې عوامی نیشنل پارټی یو جمهوري پارټی ده او د سلو کالو د فخر او د ویاړ نه ډک تاریخ لری او د دې دا ټوله دنیا گواه ده، نه یواځې دا چې صرف په پاکستان کښې ترې خلق خبر دی بلکه ټوله دنیا ترې خبر ده او په هغې باندې ریسرچ شوی دے، پی ایچ ډیز پرې شوې دی او Books پرې لیکلې شوی دی، مونږه د گورنر راج چې کوم دے پنځه شپږ ورځې مخکښې چې قصې شروع شولې نو زمونږ جمهوري Commitments دا دی چې زمونږ مرکزی صدر جناب ایمل ولی خان صاحب چې کوم دے On the record په میډیا باندې او وئیل چې مونږ د گورنر راج مخالفت کوؤ، مونږ جمهوري خلق یو، که مونږه چرته په خپلو جمهوري اصولو باندې Compromise کولے او چرته مو په خپل بنیادی منشور باندې Compromise کولے نو په 2013 کښې به ئې د بارودو په زور باندې زمونږ نه حکومت نه اغستلو، په 2013 کښې زه د بارودو په زور باندې د پارلیمان نه بهر اوساتلے شومه، زما دې ملگری ډیرې جذباتی خبرې او کړلې، په 2018 کښې آر ټی ایس سسټم دغه ملتري استیبلشمنټ فیل کړلو چې کله ورسره ستاسو د جنرل باجوه او د جنرل فیض حمید سره یاران نه وه او تاسو ئې راوستلئ نو آر ټی ایس سسټم ئې فیل کړو او زمونږ مینډیټ باندې ئې ډاکه او هله، دا څه پټ پناه خبرې نه دی، دا On the record خبرې دی، ته په کوم بنیاد باندې وائې چې ما په 2018 کښې مینډیټ اغستلے وو، په 2024 کښې به دې مینډیټ اغستلے وی، هغه مینډیټ چې د ټول پاکستان جمهوري گوندونو په 2024 جنرل الیکشن باندې گوټې او چټې کړې دی او اعتراضات ئې پرې پورته کړی دی چې دا Fake الیکشن شوی دے، ستا گوند هم وائی او په پاکستان کښې چې خومره رجسټرډ گوندونه دی، هریو گوند دا وائی چې دا Fake الیکشن شوی دے، په دیکښې دهاندلی شوې ده، دا تا چې دلته سیتونه گټلی دی او په کوم ځانې کښې دغه سیتونه اغستلی دی نو هغه خلق ولې نه راپاڅیږی چې دا تحریک ستاسو د قائد د پاره او چلوی؟ زه منم چې دا ستاسو جمهوري حق دے چې د خپل لیډر د پاره تاسو پرامن احتجاج او کړئ خو دا تحریک خود هغه ځانې نه چلیدل، پکار ده چې کومو ځایو نه د پنجاب نه چې ستاسو 120 ممبران دی، د هغه ځانې ستاسو ایم این ایز دی، هغوی ولې دا تحریک نه چلوی، دا پیغور یو سړی ته ورکول چې ایمل ولی خان د بلوچستان نه سینیټر جوړ شوی دے نو ایمل ولی خان له خپلې پارټی ووتونه ورکړی

دی، زما درې ممبران هلته راغلی دی او په څلورو ممبرانو مو بلوچستان کښې سینیټر جوړیږي، زما د پاکستان پیپلز پارټی سره یو Understanding دے او هغه Understanding 2008 نه واخله تر 2012 پورې د اتلسم آئینی ترمیم چې یو خاموش انقلاب په دې ریاست کښې راغلی دے، د هغې د برکت نه ورسره جوړ دے، که هغه ماته هلته ووټ را کړے وی نو ما به ورته په صدراتی Competition کښې ووټ ورکړے وی او دا ټولې پارټی داسې کوی، دا پیغور چاته مه ورکوه، مونږ خو چې خبره کوو په دلیل ئې کوو، په پارلیماني لهجه کښې کوو، غواړو دا چې د دې پارلیمان دا سیاسی کارکنان به زدکړه او کړې، دو درجن کیمړې دا دې بره لگیدلې دی، دا لانیو بنودلې کبړی چې مونږ دلته دا لهجه استعمالوو چې هغه پارلیماني لهجه نه وی نو سیاسی کارکنان به زدکړه څه او کړی؟ او بیا نن چې ته د چا سره په جهگره باندې ئې داستا دا عمل چې کوم نن ته کوې، دا د هغه خلقو په گټه تمامیږي، دا یاد اولره، دا د استیبلشمنټ په گټه تمامیږي چې جمهوریت بدنام شی، جمهوریت ویران شی، د پارلیمان تقدس ختم شی، هغه خو غواړی دا، خو چې دلته مونږ کومه خبره کوو نو په دلیل سره به ئې کوو، تش الزام به نه لگوو چې الزامونه اولگوه او خپله خبره په شور کښې خوره کړه۔ جناب سپیکر صاحب، هجوم انقلاب نه شی راوستلے، انقلاب منظم تنظیم غواړی، انقلاب نظریات غواړی، انقلاب Commitment غواړی او د دې استیبلشمنټ د ټولو نه لوئې شکست دا دے چې دلته جمهوریت مضبوط کړئ، ته د جمهوریت په Favour کښې خبره اوکړه، دا د استیبلشمنټ شکست دے، بهترین انتقام که د استیبلشمنټ نه اغستل غواړې نوزه درې تجویزونه درکوم، درې تجویزونه، په دې درې تجویزونو باندې عمل اوکړئ، پیغور نه درکوم چې په 26 تاریخ څه شوی دی، مونږ ته افسوس دے چې په سیاسی کارکنانو State ولې گولئ او ورولې؟ ته چې د جمهوري خلقو نه د احتجاج حق اخلې او احتجاج ته ئې نه پرېږدې نو د دې مطلب دا دے چې ته ئې په ټوپک مجبوره کوې چې ټوپک راواخلي، مونږ ئې غندنه کړې ده، بیا ئې هم غندنه کوو خو درې تجویزونه درکوم که ته د استیبلشمنټ نه انتقام اغستل غواړی۔ په 2019 کښې شاه فرمان چې ستاسو ایکس گورنر دے، په دې صوبه باندې Action in aid of civil power regulation نافذ کړے دے او د هغه regulation په وجه تاسو هم Suffer کیږئ، مونږه هم Suffer کیږو، عام اولس هم Suffer کیږي، سیاسی کارکنان، مدنی ځوانان ټول Suffer کیږي، د دغه Action in aid of civil power regulation ختم کړئ، زه به اومنم چې تاسو واقعی اینتی استیبلشمنټ سیاست کوئ۔ دویم، که تاسو وایئ چې مونږه اینتی استیبلشمنټ سیاست کوو نو ستاسو په دور حکومت کښې دا قانون سازی شوې ده چې CSS او PMS آفیسرز چې

پروموشن کیری، په دېکېنې به د انټیلجنس ادارو نه رپورټ اغستلې کیری، ټوله بیوروکریسی چې کومه ده تاسو هغوی ته په پښو کېنې ارتولې ده، د هغې د پاره قانون سازی اوکړئ او هغه Reverse کړئ چې دغه بیوروکریسی د دې پارلیمان او د دې حکومت ماتحت شی۔ دریم که تاسو واقعی اینټی اسټیبلشمنټ سیاست کوئ نو بیا تاسو راؤلگئ د تین او سوله ایم پی او چې د برطانوی استعمار نه پاتې هغه قانونی Laws دی، د دې خاتمه اوکړئ، د دې د پاره قانون سازی اوکړئ، میجارتی درسره ده او خلورمه خبره دا ده سپیکر صاحب، چې دلته څه پرفارمنس اوکړئ او پرفارمنس Show کړئ، څه Deliver کړئ، د فیدرل نه خپل حق دې قوم له راوړئ، دلته ئې اولگوئ، میگا پراجیکټس شروع کړئ او په دې صوبه کېنې امن قائم کړئ۔ دا د هغوی شکست دے، دا د هغوی شکست دے، دا شکست نه دے چې صرف احتجاج اوکړه او لاړ شه د خپلو کارکنانو د احساساتو او جذباتو قتل اوکړه، دا مه کوئ۔ مونږ پوهیږو چې تاسو سره ډیر Youngsters دی، نو ولې تاسو د هغوی د احساساتو او جذباتو قتل کوئ، هر وار ئې بوځئ او بیا ئې هلته پریږدئ، نو د هغه کارکنانو سره په میدان باندې بیا اودرېږئ، زه پوهیږم په دې خبره باندې چې ریاست په تاسو باندې گولئ اوورولې، ظلم او بربریت ئې اوکړو خو دې حد ته خپل کارکن مه رسوئ چې د State سره ئې جنگ ته اودروئ، خالی لاسونه سیاسي کارکنان د State سره جهگړې ته مه اودروئ، سیاسي رویه خپله کړئ۔ جناب سپیکر صاحب، زه خپله خبره ختموم، په ضلع کرم کېنې چې څه روان دی نو صوبائی حکومت ته مې دا درخواست دے، څنگ چې دلته د هغه ځانې منتخب ایم پی اے خبره اوکړله د دوه هفتو نه هلته ډیر اوور بل دے او 132 انسانان قیمتي انسانان دا ځایه شول، دا د پراونشل گورنمنټ Responsibility ده، خدا را که هغه ملټری فورسز ستاسو آرډرز نه Follow کوی او نه ئې منی نو دلته زمونږ سره پولیس فورس شته دے، هغه پولیس فورس هلته Deploy کړئ دا Anti terrorism squad والا هلته اولیږئ خو د دې اولس په مینځ کېنې چې کومه دے د بدامنۍ خاتمه اوکړئ او هلته امن قائم کړئ او دغه اولس ته تحفظ ورکړئ او دا د State د Deep State د پالیسو د پروگرام برخه ده چې په دې وطن کېنې بدامنۍ وی، په دې وطن کېنې انتشار وی، په پختونخوا وطن کېنې څه نه Deliver کیری، نو مونږ چې کوم د فیدرل نه خپل حقیقی مطالبات کوؤ نو هغه به زمونږ نه بیا پاتې وی، حقیقی مطالبات د دې صوبې چې کوم زمونږ په این ایف سی ایوارډ کېنې شیږ دی، هغه راوړل دی او زمونږ چې کوم بقایاجات د تیلو، د گیس، د بجلۍ او د اوبو جمع شوی دی، هغه راوړل دی، زمونږ دا اصلی مقدمه ده، امن قائلول، دا اصلی مقدمه ده، دا دلته زمونږ هم، د

فيڊرل هم او دا ستاسو هم ذمه داري ده چې دلته دې اولس ته امن قائم شي۔ زه ستاسو
ډيره زياته مننه كوم، ډيره مهرباني او خوشحاله اوسئ۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: جوهر خان مروت۔

جناب جوهر محمد: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر، 26 نومبر باندې چې دې
پښتنو سره یا دې پاکستان تحریک انصاف سره اسلام آباد کښې څه اوشول، سر جی،
زمونږ قافله په سی پیک روانه وه، میجارتی غریب خلق را سره وو، مونږ په 26 تاریخ
ماسخوتن هکله ته اورسیدو، دا نوجوانان چې دا نن دوی وائی چې د دوی سره اسلحه
وه، چې دا نن دوی میډیا ته ټوپک ښکاره کوی، جناب سپیکر، ما دې حالت کښې لیدلی
دی چې په دې یخه شپه کښې هغوی سره د بدن د پټولو د پاره، د دې یخ نه د هغوی سره
کپرا هم نه وه، جناب سپیکر، 48 گهنټې دا خلق اوږی او تږی پراته وو د اسلام آباد په
گیت باندې، د دې نوجوانانو سترگو چې یو خواب اوږی وو، یوه گیله ئې ریاست ته
وروږی وه، دوی هم دا اوریدلی وو چې ریاست د مور حیثیت لری، دوی گیلې وروږی
وې دې ریاست ته، د دې ریاست نه خفه وو، زړه کښې ئې گیلې وې، قربانی ئې سر
کښې وروږی وه، داسې نه وو چې دوی غره ته راتلې شوې وو، هغوی ټوپک هم اغستلی
شو چې ډیرو نوجوانانو اغستلی هم دی او نن هم لکيا دی خو دوی دې خپلې مور ته گیلې
ته ور روان وو چې زمونږ مینډیت پټ شوې دے، دوی د Rule of Law گیله وروږله،
دوی د عمران خان د جیل او قید گیله وروږله خو دا نوجوانان د دې نه خبر نه وو چې
ریاست چې هغې ته مونږه مور هم وایو، آیا د مور دا شکل هم وی؟ یقین اومنی چې یو
کس سره هم هیڅ قسمه اسلحه نه وه، نن چې کومه اسلحه دوی Show کوی۔ جناب
سپیکر، د هغې نه بعد چې دغه کوم ظلم اوشو د دې قافلې سره، دې نوجوانانو سره،
اوږی تږی په کوم انداز باندې چې په دوی باندې فائرنگ اوشو، ریاست او کړو خو زما
دا الفاظ یاد ساتئ سر، د ریاست به دا جټکه هله صحیح وی، دا واقعه به هله صحیح
وی چې څه رنگه نثار باز خان خبره اوکړه د بایږی والا یا سپین تنگی والا، اوس هغه
وخت نه دے چې هغه کوم پښتنو سره شوی وو، هغه وخت نه میډیا وه او نه دومره شعور
وو جناب سپیکر، تاسو دې هاؤس نه یوه کمیټی جوړه کړئ او لاړ دې شی، بازارونو
کښې دې اوگرځی چې نن د دې پاکستان یا پختونخوا نوجوان د دې ریاست په باره
کښې څه وائی؟ دوی چې مونږ ته پیغور را کوی چې بھاگے میں کامیاب ہوگے نو سر، ما د
دوی توره لیدلې ده، زمونږ په لکی مروت کښې چې نن د دوی کوم حال دے، د ما ښام

سرہ پہ خپلو خایونو باندې گد شی، هغوی له کورونو د مخصوصو خایونو نه نشی راوتلې، هغه د پښتو والا یو شعر دے چې:

ایمان دې ښه راته معلوم دې

په رواجی بریتو دې مه وهه لا سونه

چې نن دوئ کومې خبرې راته کوی، کومې بدمعاشیانې راته کوی سر، زما خواهش دے او دا مې دعا ده د رب نه چې دا خبره د عمران خان په زندگۍ کښې حل شی او عمران خان ئې حل کړی گنی نن نوجوانان دې ځانې ته رسېدلی دی چې زه په دې هم یریزم چې عمران خان به هم په مشکله باندې چې زما د نوجوانانو د ریاست نه چې کومې گیلې یا شکوې دی یا کومې فاصلې راغلې دی، چې عمران خان به هم ډیر په مشکله باندې حل کوی او که څوک دا وائی چې د دې نوجوانانو گیلې زه د دې ریاست نه ورکوې شم نو سر، دا ډیر خطا دے، نن زما نوجوان ډیر په بل طرف تلے دے، ډیر په بل لورې باندې تلے دے، د دې ریاست نه ئې بلها ډیرې گیلې دی چې کومه قربانۍ اوشولې، کومه وینه توئې شوه، دا به رنگ راوړی، دا وخت دا ځانې دې گواه وی چې ریاست به دا جهتکه اونه سهوی (اونه زغمی)، دا کوم نظام چې دے دا نظام به بدلېږی، په کوم شکل به وی؟ هغه به یو رب ته پته وی، ریاست به په کوم انداز باندې ځی؟ یو رب ته به ئې پته وی، زمونږه چې کومې قربانیانې اوشولې، هغه سر جی، د پښتو یوه ټپه ده چې:

توره کوډ برے به راوړې

او که برے نه وی ځوانان تل په تورو مرینه

بیا به ورځوان شاء الله، بیا به ورځواو ډیر زر به ورځو، کیدے شی چې بیا مو ورته د ورتگ ستائل بدل وی، انداز مو بدل وی چې څنگه مخکښې دغلته قیصه شوې وه چې مزه هله وی چې د ټوپک مقابلې د ټوپک سره اوشی، مونږ خو ئې بې گناه تش لاس ئې اوډزولو، منم به ئې هله چې د پښتون نوجوان لاس کښې ټوپک وی او دے بیا ورته مخې ته شی او بیا ئې اوډزوی۔ ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب سپیکر: معزز اراکین! اب پندره منٹ کا وقفہ لیتے ہیں، اس کے بعد دوبارہ شروع کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: محبوب شیر خان صاحب۔

جناب محبوب شیر: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب، زمونږ خود دې نه مخکښې هم چې کوم جلسہ جلوس وو، په هغې باندې

ډير زيات بحث اوشولو خو يو خبره ده چي په قانون او په آئين کښي مونږ له دا حق راکړي دے او دا زمونږ Fundamental right دے چي مونږ به جلسه هم کوؤ، مونږ به جلوس هم کوؤ، مونږ به تقرير هم کوؤ او مونږ به د حکومت نه خپل حق هم غواړو۔ جناب سپيکر، زمونږ چي په 24 نومبر کوم جلوس اوشو او اسلام آباد ته مونږ اورسيدو، په لارو کښي د تکليفونو نه باوجود مونږ بليو ايريا ته چي اورسيدو او بليو ايريا باندې چي څنگه مونږ ختلو نو ورومې تارگيت هله چي کوم سنائيپر والا شوے وو، هغه بالکل زما مخامخ اوشو، د هغې نه پس هغه کس خلقو اوچت کړو او په گاډي کښي واچلو جي، او د هغې نه پس مونږ ډي چوک ته اورسيدو۔ تقريباً د شپي اته بجې وې او چي په اته بجې باندې لائتونه Off شول نو د مختلف سائډونو نه فائرنگ ستارت شو او دومره Straight fire کيدو چي زما تقريباً 48،49 سال عمر دے، په دې 50،48 سال عمر کښي ما تراوسه پورې په پورا زندگي کښي په پاکستان کښي دومره Straight fire په بنياد مانو باندې او خپلو خلقو باندې نه ووليدے۔ دا زمونږ د ادارو نه گيله ده جي، دا ادارې مونږ د دې د پاره دغه کړې دي چي هغه به زمونږ په باؤنډرو باندې تحفظ کوي، زمونږ محافظان به وي خو هغه زمونږ د وينو تگي دي، هغه زمونږه وينو بهيولو ته ناست دي، مونږه کومه داسې ناجائزه مطالبه کوله، مونږ خود عمران خان د رھائي د پاره خبره کوله، دا چهبيسوي آئيني ترميم چي کوم پاس شوے وو، د هغې په حق کښي مو خبره کوله خو مونږه په دې دومره لار کښي يو شيشه هم، چي کومه يو گملا هم نه وه ماته کړې او سيدھا چي اورسيدو تو بيا Straight fire مونږ باندې شروع شو خو مونږه ورته دا خبره کوؤ چي زمونږ سينې چي کوم دي هغه تاته مخامخ دي، ته فائر کوه، مونږ به ان شاء الله ستا مخامخ درځو خو کومه چي د حق خبره وي، کومه چي د آئين او د قانون خبره وي، هغه به ستا په مخکښي مونږه ان شاء الله کوؤ او تر هغې پورې به کوؤ چي ترڅو پورې راکښي ساه وي ان شاء الله۔ جناب سپيکر، زه يو خبره کومه چي ان شاء الله دويم ځل به مونږه د عمران خان د رھائي د پاره ځو، بڼه په تياري سره به ځو، ان شاء الله په طريقه کار به ځو، د آئين او د قانون مطابق به ځو او ان شاء الله عمران خان به دوباره ان شاء الله رها کوؤ او تر هغې پورې به مونږه ان شاء الله نه راځو ترڅو پورې چي مو عمران خان رها کړي نه وي۔ جناب سپيکر، دويمه خبره جي، (تالیاں) زه دا کومه چي مونږ ته دا خلق وائي چي د ادارو نه گيلې مه کوئ، مونږ به د ادارو نه ولې گيلې نه کوؤ جي، زما د تحصيل امبار، امبار تحصيل کښي پرون، دوه ورځې مخکښي پرون حمله شوې ده او تقريباً په يو کور کښي جناب سپيکر، زه هلته ورغله وومه پرون، ماته ئې دا گيله اوکړه چي پرون راغلو زمونږ باندې بالکل د پاسه اودريدلو او اته ماشومان هغې ته راغونډ شول او کتل ئې ورته او په هغې باندې د

پاسه ڊرون را او غرزولو، نو دا دهشت گرد ئي پکبنې مړه کړی دی جی؟ (ایوان میں تصاویر دکھاتے ہوئے) تاسو پخپله کتلے شئ جی، د میدیا والا هم کتلې شی چې دا دهشت گرد ئي پکبنې مړه کړی دی پرون، پرون په ډرون حمله کبنې دا دهشت گرد مړه شوی دی چې دوی به خومره خومره دهشت گردی کړې وی؟ او دغه شان نور کسان هم دغه شان هغوی په کور کبنې پراته وو، نو جی مونږه دې خپلو ادارو ته سوال کوؤ، زاری ورته کوؤ، لمن درته نیسو چې د خدائے روئی اومنی، دا خلق چې کومه دی دا ډیر په زوال کبنې پراته دی، دا پختونخوا چې کومه ده دا ډیر په زوال کبنې پراته، دا تشدد دا د هغه لارې نه لرې کړه او دا صحیح لار او صحیح ډائریکشن باندې راولی، مونږ خو تاسو سپورت کوؤ خو دې د پاره نه چې تاسو مونږه ټارگټ کړئ، مونږه دا خبره کوؤ چې تاسو لار شئ په باؤنډرئ باندې چې کوم دهشت گرد راځی او زمونږ پاکستان ته راځی، د هغوی مخ نیوے او کړئ، زمونږه د غریبانانو د ټیکس پیسې چې کوم دے ستاسو په تنخواگانو باندې لگی، مونږه درته وایو چې هغه د ټیکس پیسې چې کوم دی تاسو هغه حلالې کړئ، مونږ دا نه وایو چې تاسو مونږ باندې ټارگټ فائر او کړئ او زمونږه پښتانه اوولئ، نو جناب سپیکر، زه خبرې اوږدومه هم نه، او بس دا یو خبره مې، دا یو سوال مې دے دې ادارو ته چې خدائے روئی اومنی، سوال درته کوؤ چې بس دے د دې پښتنونه قلاړ شئ، دا پښتانه په خپل ژوند کبنې پریردئ، مه کوئ چې لږ په سکون باندې ساه واخلي، په امن باندې ساه واخلي، زمونږه خو نورې علاقې هم شته، بلوچستان هم ټارگټ کړے دے او پختونخوا هم ټارگټ کړے دے، نو مونږه دغه سوال کوؤ او ان شاء الله دا ورته وایو چې خپل د خان درهائی د پاره به دوباره ان شاء الله اسلام آباد ته راځو او کښینو به د هغه پورې، او دا ځل به مونږ ان شاء الله ایم این اے کان او ایم پی اے کان به مخکښې وی او دا نور عوام به راپسی ان شاء الله وروستو وی۔ ډیره مننه جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شفیع الله خان صاحب۔

جناب شفیع الله: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ - رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَاخْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ شکریه سپیکر صاحب، جس Topic پر بحث ہو رہی ہے، یہ انتائی اہم اور Important topic ہے، آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا، میں شکریه ادا کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، 26 نومبر کو پاکستان تحریک انصاف کے ہنرے اور معصوم ورکرز قائد تحریک جناب عمران خان کے پچھراور پارٹی فلگ کے ساتھ ڈی چوک اور ڈی چوک کے ارد گرد پر امن طور پر ان مطالبات کے ساتھ موجود تھے، فرسٹ:

خان صاحب جو کہ بے گناہ پاپند سلاسل ہے اس کو رہا کیا جائے۔ سیکنڈ: ہمارا جو مینڈیٹ چوری ہوا ہے، اس کو واپس کیا جائے۔ تھرڈ: چھبیسویں آئینی ترمیم جس کے ذریعے سپریم کورٹ آف پاکستان کو بھی ماتحت بنایا گیا ہے، اس کو واپس کیا جائے۔ سپیکر صاحب، جہاں تک ہمارے مظاہرین کا تعلق تھا، یہ ایک سو (100) فیصد پر امن تھے، انہوں نے ایک گملا اور پتہ تک نہیں توڑا تھا مگر مظاہرین کے ہاتھوں میں صرف خان صاحب کے پکچرز، فلیگ اور اس کے علاوہ خوراک کے لئے کچھ چنے اور بسکٹ موجود تھے مگر عصر کے وقت اچانک فورسز نے ہم پر Tear gas، ربڑ کے گولے اور Surrounding جو بلڈنگز تھیں، وہاں پر سنائپر پہلے سے Deployed تھے، انہوں نے سنائپر گنوں سے فائرنگ کا سلسلہ شروع کیا۔ جناب سپیکر، میرے سامنے تین بچے تھے، تین لڑکے تھے، جوان العمر تھے، جو (فائر) لگ کر گر پڑے جن کو ساتھیوں نے موٹر بانیک پر بٹھا کر ہسپتال لے گیا، نہ جانے وہ جان بڑھ چکے ہیں یا خالق حقیقی سے مل کر عمدہ شہادت پر فائز ہوئے۔ جناب سپیکر صاحب، پھر رات نو بجے لائٹس ڈاؤن ہوتے ہی گولیوں کی تڑتڑاہٹ شروع ہوئی، گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہوئی، نیتے ورکرز، معصوم ورکرز، ان کی آہ و بکا اور چیخ و پکار سننے میں آیا اور جانیں بچانے کے لئے محفوظ مقام پر جانے لگے۔ جناب سپیکر، میں وثوق سے کہتا ہوں کہ اس خونی اور قیامت خیز Incident میں سینکڑوں نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہمارے ورکرز شہید اور زخمی ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر، اس Incident کے دوسرے روز یعنی 27 نومبر کو میں پولی کلینک، پمز اور باقی ہسپتال جا کر تاکہ میں اپنے مجروحین اور شہداء کا پتہ کر سکوں، جناب سپیکر، جب میں وہاں پہنچا تو عجیب صورتحال تھی، ہاسپتال سے چھاؤنیاں بنائی گئی تھیں، لوگوں کی آمد و رفت Completely بند تھی، ایک خوف کا عالم تھا، جو Missing تھے ان کے رشتہ دار اپنے پیاروں کو ڈھونڈنے کے لئے در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے تھے۔ جناب سپیکر صاحب، میں کیا بتاؤں، کیا صورتحال تھی، بہت زیادتی تھی، بہت ظلم تھا جو انہوں نے ہم پر ڈھایا۔ جناب سپیکر صاحب، محسن نقوی، عظمیٰ بخاری اور کیا نام ہے کا وہ جو ڈسٹونک ٹائپ کا بندہ عطا تارڑ تھا، کیا ملا ہے؟ سر، وہ جو داغدار ماضی کے مالک ہیں اور سیاسی بونے ہیں، ٹی وی پر بیٹھ کر پختونوں کے خلاف عجیب قسم کی الزام تراشیاں لگا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ پختونخوا سے فساد آئے تھے، دہشتگرد آئے تھے، Terrorists آئے تھے جو اسلام آباد کو یرغمال بنانا چاہتے تھے مگر سیکورٹی فورسز نے ان کو ناکام بنا کر ان کو فارغ کیا، ان کو بھاگنے پر مجبور کیا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ Non sense اور جھوٹے لوگوں سے میں کہنا چاہتا ہوں کہ جھوٹ، فراڈ اور فریب آپ کا شیوہ ہے، آپ اس میں پھلے پھولے ہیں، آپ کا ماضی داغدار ہے، ہمارے بچوں کے ساتھ کچھ بھی نہیں تھا، کوئی Weapon نہیں تھا، کوئی اسلحہ نہیں تھا، اگر تھا تو پارٹی کے فلیگز تھے، خان کے پکچرز تھے اور خوراک کے لئے کچھ چنے تھے۔ جہاں تک ہمارے میڈیا کا تعلق ہے تو ہمارا میڈیا مجبور ہے، وہ ان کے کنٹرول میں ہے لیکن انٹرنیشنل میڈیا کے کیمروں میں سب کچھ محفوظ ہے۔ سپیکر صاحب، تاریخ اور دنیا گری نظروں سے یہ سب کچھ دیکھ رہی ہے، یہاں پر بے گناہ مظاہرین پر جو مظالم ڈھائے گئے ہیں، شاید کہ تاریخ ہمیں اس کی ایک مثال ملے، ہمارے نام نہاد محافظوں اور نگہبانوں نے ظلم کے جتنے بھی ریکارڈ تھے وہ توڑے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس فاشسٹ، غیر جمہوری، غیر آئینی اور مینڈیٹ چور گورنمنٹ سے پوچھنا

چاہتا ہوں کہ کیا ہم اسلام آباد قبضہ کرنے گئے تھے؟ کیا ہم اسلام آباد میں کوئی باغی تنظیم بنانے گئے تھے؟ کیا اسلام آباد پاکستان کا حصہ نہیں ہے؟ کیا اسلام آباد میں پرامن احتجاج پر پابندی ہے؟ اگر وائٹ ہاؤس کے سامنے مظاہرہ ہو سکتا ہے تو پھر اسلام آباد میں کیوں پرامن مظاہرے نہیں ہو سکتے؟ جناب سپیکر صاحب، جو کچھ ہوا ہے، اس فاشسٹ گورنمنٹ نے خوف و ہراس پھیلانے کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے، بے گناہ پی ٹی آئی ورکرز کو خون میں لت پت کیا ہے، ظلم کیا ہے، ان کو یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ہم آپ کے اس مذموم عزائم اور منفی ہتھکنڈوں سے نہ ڈرنے والے ہیں اور نہ پیچھے ہٹنے والے ہیں۔ جناب سپیکر، آخر میں میں اپنی سینئر قیادت سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے احتجاج کا جو سلسلہ ہے اس کو جاری رکھا جائے اور کسی بھی صورت میں ہم پیچھے ہٹنے والے نہیں، ورکرز تیار ہیں، اس بار ہم اس سے کئی گنا زیادہ نکلیں گے۔ آخر میں میں اس شعر کے ساتھ اپنی سچی ختم کرنا چاہتا ہوں:

ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے
خون پھر خون ہے گرتا ہے تو جم جاتا ہے
تھینک یوسر۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جناب مینا خان آفریدی۔

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ - رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَاَحْلِلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔

محبت کون کرتا ہے سیاست کون کرتا ہے
مجھے معلوم ہے میری حفاظت کون کرتا ہے
ہم نے لاج رکھی ہے اپنے بزرگوں کی بہاں ورنہ
سبھی ٹکڑوں پہ پلتے ہیں بغاوت کون کرتا ہے

جناب سپیکر صاحب، 24 نومبر 2024 پاکستانی نوجوانوں کے خوابوں اور امیدوں کا دن کہ جب قائد تحریک امام انقلاب عمران خان صاحب نے 24 نومبر کی Call دی تو اس ملک خدا داد کے نوجوان یہ سوچ رہے تھے کہ ہم نکلیں گے لاکھوں کی تعداد میں، اور اپنے مستقبل کو سنوارنے کے لئے، اس عظیم دھرتی، عظیم ملک کے عظیم سپوت اور عظیم لیڈر عمران خان کو رہا کروائیں گے اور جہاں پہ رہائی کے لئے ہم جاتے تھے تو وہیں پہ اس قوم کے نوجوانوں نے اپنے زمانہ طالب علمی میں یہ پڑھا تھا کہ ریاست ماں ہوتی ہے اور ریاست کے ادارے وہ اس ملک کے شہریوں کو تحفظ دیتے ہیں، ہم چل نکلے اور پورے پاکستان سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ نکلے، یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ اس ملک میں اس پاکستان میں ایک بندہ غیر قانونی طور پہ قید کے اندر موجود ہے اور وہ صرف وہاں سے Call دیتا ہے اور یہاں سے لاکھوں کی تعداد میں لوگ اپنے خرچے کے اوپر نکلتے ہیں۔ ہم نکلے اور جیسے ہم 9 اپریل کے بعد سے

صعوبتیں اور تکالیف برداشت کر رہے ہیں، اسی طرح راستے میں رکاوٹیں ڈالی گئیں، راستے روکے گئے، شیلنگ ہوتی گئی، ربر بلبٹس داغے گئے، کچھ فرعون نما آفیسرز نے چیلنج کیا تھا کہ آپ اٹک پار نہیں کر سکتے، ان کی فرعونیت کو بھی خاک میں ملا دیا اور دودن کے طویل سفر اور جدوجہد کے بعد کچھ زخمی ہو کر اور کچھ بہت ہی تکالیف کے بعد بری حالت میں ہم ڈی چوک پہنچے، پرامن تھے، نہتے تھے، تحریک انصاف کا علم تھا، پاکستان کا علم تھا، پاکستان زندہ باد کا نعرہ بلند کیا، عمران خان کا نعرہ بلند کیا اور ہمیں یہ پتہ نہیں تھا کہ یہاں پہ درندے بیٹھے ہوں گے۔ سپیکر صاحب، میں ایک بات بتاؤں اور وثوق سے بتاؤں کہ یہ جو ہوا ہے، یہ اچانک نہیں ہوا، This was properly planned یہ پوری پلاننگ کے ساتھ ہوا، جب ہم وہاں پہنچے تو صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہاں بلڈنگوں کے اوپر انہوں نے سناپرز بٹھائے ہوئے تھے، ہم نے تو یہ سنا ہے کہ سناپرز دشمن کے لئے بٹھائے جاتے ہیں، ہم نے تو یہ سنا تھا کہ سناپرز ہتھیاروں کے لئے بٹھائے جاتے ہیں، انتہا پسندوں کے لئے بٹھائے جاتے ہیں، ان لوگوں کے لئے بٹھائے جاتے ہیں جو اس ملک پہ حملہ کرتے ہیں لیکن یہاں پہ تو اس ملک کی سب سے بڑی پارٹی جنہوں نے پورے پاکستان کے اندر 2/3 (Two third) میجاریٹی لی، جس نے پاکستان کے لیول پر پنجاب، سندھ اور خیبر پختونخوا میں میجاریٹی حاصل کی، اس پارٹی کے خلاف انہوں نے سناپرز بٹھائے۔ پھر جب ہمارے ورکرز پہنچے تو انہوں نے پہلے گلے لگایا اور پھر رات کے وقت انہوں نے تمام بلڈنگز کی لائٹس بند کر کے سیدھی سیدھی گولیاں چلائیں۔ اب اگر ان کا مقصد احتجاج کو منتشر کرنا ہوتا تو وہ محمد علی کے ماتھے پہ گولی نہ چلاتے، اگر ان کا مقصد احتجاج کو اور لوگوں کو منتشر کرنا ہوتا تو وہ سٹی کی کنپٹی پہ گولی نہ چلاتے، اگر ان کا مقصد احتجاج اور لوگوں کو منتشر کرنا ہوتا تو وہ مردان کے صدر علی کی کنپٹی میں گولی نہ داغے ہوتے، مقصد انتشار منتشر کرنا نہیں تھا بلکہ مقصد یہ تھا کہ جو لندن پلان بنا تھا کہ پاکستان تحریک انصاف کو ہم کچلیں گے، وہ ان سے کچلا نہیں جا رہا، جو پلان بنا تھا کہ تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان کو ہم توڑیں گے، وہ ٹوٹ نہیں رہا، تو یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم ان کے ورکرز کو نشانہ بنائیں گے، ان کو شہید کریں گے تو تحریک انصاف ٹوٹ جائے گی۔ او ظالمو! او بزدلو! او بے غیرتو! تمہاری سوچ ہے، یہ تحریک مرے گی نہیں، یہ تحریک ختم نہیں ہوگی، یہ تحریک مزید توانا ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ اور تمہارا پیچھا کرے گی، تمہارا پیچھا ان ایوانوں میں کرے گی، تمہارے دفتر میں کرے گی اور تب تک ان شاء اللہ تعالیٰ یہ تحریک نہیں بیٹھے گی جب تک کہ حقیقی آزادی تم سے حاصل کر نہیں لیتی۔ جناب سپیکر، بے شرمی کی انتہا تو یہ ہے کہ یہاں پر ریاست اپنے بچوں کو نگل رہی ہے، ایک دو نہیں، ایک درجن دو نہیں، بلکہ سو (100) کی تعداد میں پہلے اپنے شہریوں کو شہید کیا جاتا ہے، پھر اس کے بعد جب ان کی لاشیں ہسپتال میں ہوتی ہیں تو ان کے پیاروں کو لاشیں نہیں دی جاتیں، میں چار سہ کے محمد علی کے گھر گیا، محمد علی کے والد صاحب نے اور اس کے بھائی نے کہا کہ ہم جب ہسپتال گئے تو وہاں پہ ہم نے لاشیں دیکھیں، کوئی 35 / 40 لاشیں پڑی تھیں، ہم نے ایک ایک دیکھی، ان میں محمد علی نہیں تھا، ہمیں دوسرے ہسپتال لے گئے، وہاں پہ بھی دیکھا، وہاں پہ بھی محمد علی نہیں تھا، ہمیں پھر پینڈی لے کر گئے مردہ خانے اور وہاں پہ ہم نے پانچ Boxes کھولے، جب اس کے پاس چھٹا Box کھولا تو محمد علی نکلا، جب ہم نے ان سے Dead body کا

یہ تحریک انصاف کے نوجوان زندہ ہیں، تحریک انصاف کی قیادت زندہ ہے، تحریک انصاف کے وہ سپاہی جو عمران خان کی ایک Call پر مرٹنے کے لئے تیار ہیں، وہ زندہ ہیں اور اگر آپ یہ کہتے ہو کہ یہ میڈیا ناک سے اور مختلف حیلے بہانوں سے اور جو آپ کا ٹک کا ڈی پی او کہہ رہا ہے کہ دہشت گرد تھے اور ہم نے اتنے لوگوں کو پکڑا، اس سے ڈرائیں گے اور لوگوں کی توجہ ہٹائیں گے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ہم سوال کریں گے اور جواب مانگیں گے، ہم 26 نومبر کے واقعے کو نہ خود بھولیں گے، نہ کسی کو بھولنے دیں گے اور بار بار دہرائیں گے کہ بتاؤ ظالمو! گولی کیوں چلائی تھی؟ بتاؤ ظالمو! گولی کس نے چلائی تھی؟ بتاؤ ظالمو! گولی کس کے حکم پر چلائی تھی؟ تم تو محافظ تھے، تم قاتل کب سے بن گئے؟ تو جناب سپیکر صاحب، یہ تحریک ٹھہری نہیں ہے، نہ Slow ہوئی ہے، اب ہم اپنے شہیدوں کا Data collect کر رہے ہیں، اپنے زخمیوں کا Data collect کر رہے ہیں، ہم اپنے جو گر فقار ہیں، ان کا Data collect کر رہے ہیں، ہم ان کو چھڑانے کے لئے Legal aid دے رہے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ جیسے ہی مکمل ہوگا اس کے بعد پھر ہم اپنا لائحہ عمل، حکمت عملی جو ہے وہ واضح کریں گے اور یہ جو پرامن تحریک ہے ان شاء اللہ تعالیٰ، اس کو پھر سے شارٹ کریں گے۔ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی داؤد شاہ صاحب۔

جناب داؤد شاہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ۔ تھینک یو سپیکر صاحب، 24، 25، 26 او د 27 نومبر چھی مونبر کوم پرامن احتجاج روان کیرے وو او د دھ خاٹھی نہ پرامن زمونبر ورکرز د لکھونو پہ تعداد باندھی د خیبر پختونخوا نہ او د پاکستان نہ د مختلف خایونو نہ د اسلام آباد مارچ چھی کوم مونبر او کړو، پہ هغې کبني تاسو چھی کتله شئی پہ خایونو خایونو کبني دوی رکاوٹی او درولی او شیلنگ او د فائرنگ سلسلہ ئی شروع کړې وه۔ د دوی مطلب دا وو د پہلا نه Aim and objective دا وو چھی خلق به مونبر مړه کوؤ، بیا چھی کله مونبر اسلام آباد ته اور سیدو او په اسلام آباد کبني کله زمونبر ورکرز راغونډ شول نو تاسو کتلی شئی سپیکر صاحب، د ټولو نه کمزورې خبره دا وه چھی هلته کبني سنائپرز او شولو اور زمونبر ریاست د مور حیثیت لری او د ریاست کار دا دے چھی هغه خپلو بچو له تحفظ ورکړی، دوی د تحفظ په بدله کبني د خپلو بچو وینې توئې کړلې، خپل بچی ئی مړه کړل او د خپلو بچو زخمیانو او په مړه کیدلو باندې دوی ماره نه شول او اوس یو ډنټونک منسټر صاحب وائی چھی فائرنگ خو نه دے شوے او په اسلام آباد باندې دې خلقو حمله کوله۔ واه بدبخته! مونبر خو اسلام آباد ته چھی کوم راغلی یو، پرامن راغلی یو، زمونبر صرف او صرف Aim and objective دا وو چھی مونبر به پاکستان د دې غلامی نه آزادوؤ او Rule of Law به قائم کوؤ، عمران خان چھی کومو فوجداری کیسونو کبني تاسو گرفتار کیرے دے، زمونبر آواز دا وو چھی عمران خان دې رها شئی او زمونبر آواز دا وو چھی آئین دې آزاد شئی۔ دا د شپې چھی کوم په آئین

کښې تاسو کوم ترميم کړې دے، دا کوم ظلم مو کړې دے، کوم فارم سينتاليس کښې تاسو کوم ايم اين ايز جوړ کړې دې، ايم پي ايز مو کوم جوړ کړې دې، دا حکومت مو قائم کړې دے، زمونږ صرف او صرف ايجنډا دا وه چې عوام چې څوک منتخب کړې هغه عوامي نمائنده دے، دا نه چې څوک راولې او هغه اووایي چې مطلب دے ما منتخب کړې دے، په دې ايوان کښې به ډير د فارم سينتاليس والا زمونږ ملګري ناست وي، که هغوی پرې خفه کېږي نو زه ورته دا وایم چې عوام دې جوړ کړي، د عوامو په طاقت راشي، د عوام په ووت راشي نو بيا په فخر سره اسمبلۍ کښې وایا چې زه عوامي نمائنده یم. بله یو خبره دا کوم سپیکر صاحب، چې زمونږه ورکران ئې په ناجائز کيسونو کښې گرفتار کړې دې او په جيلونو کښې ئې بند کړې دې او د دروغو ورپسې کله اسلحه لیکي، کله بمونه ورپسې لیکي، کله ورپسې ګرښتونه لیکي او کله دا وایي او کله دا وایي. جناب سپیکر، دا ظلم او جبر ما په دنیا کښې په یو ګورنمنټ کښې هم نه دے کتلے چې زمونږ یو کس په کنټینر باندې مونځ کوي، نو دا که تاسو کتلې شئ نو دا په اسرائیل کښې شوی دې چې څوک مونځ کوي نو څوک هغوی له لټې ورکوي او هغه ګزاروي، بدبخت حکومت دا دے او بدبخت خلق دا دی چې دوی مطلب دا دے چې زمونږ د مونځ والا کوم کس وو، مونځ ئې کولو او دعا ئې کوله، هغه ئې د کنټینر نه رااوغورزولو. بل زما چې څومره ورکرز شهید شوي دي، هغه غیرت مند دي، هغه د پښتو نه ډک دي، هغه تېښتیدلي نه دي، که کله زمونږ سره ټوپک وې او که کله زمونږ سره اسلحه وې بیا دې تا مقابله کړې وے چې پټه لګیدلې وے چې بیا مطلب دا دے چې څوک به تېښتیدلی وو. جناب سپیکر، زه دا خبره کوم چې دوباره به راځو او ان شاء الله زمونږه حوصلې مضبوطې دي، که د دوی دا سوچ وي چې دوی به اویريږي نو ان شاء الله د الله په فضل سره دا قافله به هم راځي او دا خلق به هم راځي او بیا به درته بڼایو چې اوس مونږه پوره تیاري سره راغلي یو، اوس مطلب دا دے ته مونږه ایسار کړه، محسن نقوی صاحب! ته مونږه ایسار کړه او ستا چې کوم چیلې میلی، لفت رائټ هینډ او د اسټیبلشمنټ ته مو هم چیلنج دے چې ته بیا مونږه ایسار کړه چې ته بیا مونږه څه رنگې ایسار وې، د الله په فضل سره به ان شاء الله راځو به او مونږ به درته بڼایو چې احتجاج څنګه کېږي او اسلام آباد کښې چې دا ته وایي چې اسلام آباد ته نه شئ راتللې، دا د بندوق سیاست به درباندي ختموؤ د الله په فضل سره، د عمران خان چې څومره ورکرز دي، دا به هم راځي، حوصلې زمونږه پست نه دي او چې کوم خلق څه نومېږي په جيلونو کښې پراته دي، ان شاء الله مونږ ترینه غافله نه یو، هغه به هم راخلاصوؤ، چې کوم ورکرز زمونږه زخمیان دي، کوم شهیدان شوي دي، ان شاء الله د الله په فضل سره زه دې اسمبلۍ ته هم وایم چې د هغوی به مونږ Full fledged خیال هم ساتو او هغوی له مطلب Incentive، سی ايم

صاحب اعلان کرے دے سپیکر صاحب، او چہی کوم زخمیان دی، هغوی له به هم مطلب
دا دے چہی مونبره شہ کوؤ، اللہ مو عزت مند لرہ۔ پہ اخی کیبہی زہ دا وایم چہی د عمران
خان سپاہیان کله هم نه وروستو کیبری، وائی چہی:

دا خوڑہی ترخہی خبرہی به یو بل سره
خو کاروان به د منزل په لوری بیایو
نا کامی ته مو چہی خوک په انتظار دی
په دہی دنگو غرو ختل به ورته بنایو

جناب سپیکر: غنی خان، یہ جلال بات کر لیں تو پھر آپ بات کر لیں۔ جناب جلال خان۔

جناب جلال خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں آپ سے ایک ریکویسٹ کروں گا
کہ جو مینا خان نے کچھ الفاظ استعمال کئے، آپ Kindly ان کو Expunge کر لیں، کسی سیاست میں یا کسی بندے
کے خلاف آپ اس کی ذاتیات کے خلاف بات نہیں کر سکتے، آپ کی پی ٹی وی میں بھی بہت سارے لوگ ہیں جن کی
ذات کا پتہ نہیں ہے، اگر میں ان کے اوپر آ جاؤں تو آپ کو کیسے لگے گا؟ تو مہربانی کریں جو ہمارے وزیر داخلہ محسن
نقوی کے خلاف انہوں نے الفاظ استعمال کئے، ان کو Kindly expunge کر لیں، یہ آپ سے میری ریکویسٹ
ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی ریکویسٹ سر آنکھوں پر، میں پہلے ہی یہ کہہ چکا ہوں کہ میں اس ایوان کی کارروائی کا کوئی لفظ
بھی Expunge نہیں کروں گا۔

جناب جلال خان: پھر آپ مینا خان کو سمجھائیں، یہ ہمیشہ ذاتیات پر جاتے ہیں، اس کو کہہ دیں کہ ذاتیات پر نہ
جائیں، ذاتیات پر نہ جائیں، آپ جو ہیں، (شور) آپ اس کو جو بھی کہتے ہیں لیکن کسی کی ذاتیات پر نہ جائیں،
ذاتیات پر اگر ہم لوگ اتر آئیں پھر آپ کہیں منہ دکھانے کے لائق نہیں رہیں گے۔

جناب سپیکر: اچھا اس طرح ہے کہ ہم مینا خان صاحب سے بھی یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آپ ذرا الفاظ بولتے وقت
احتیاط کریں۔

جناب جلال خان: جناب سپیکر، جو کچھ ڈی چوک میں ہوا ہے، اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے لیکن سپیکر
صاحب، آپ کے جو ادھر اس مقدس ایوان میں بیٹھے ہمارے ایم پی ایز صاحبان جو بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں، یہ اچھا
ہوتا کہ ان کا پتہ ادھر پر بھی چلتا، یہ لوگ وہاں سے دم دبا کر بھاگے ہیں، غریب بچوں کو، غریب عوام کو، عام ورکرز کو
ادھر چھوڑ کر خود بھاگے ہیں، یہ اگر ادھر کھڑے ہوتے تو یہ کیسے Possible ہے کہ ادھر سے گولی آرہی تھی اور
اس میں آپ کی لیڈر شپ کے وہ سب نکل گئے اور عام بندے اس میں شہید ہوئے۔ سپیکر صاحب، یہ میں بہت
افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ ابھی میں آپ کو غازی کا لقب دوں یا بھگوڑوں کا لقب دوں؟ آپ تو بھگوڑے ہیں،
آپ کیوں اپنے آپ کو غازی کہہ رہے ہیں؟ آپ کو لقب بھگوڑوں کا ملنا چاہیئے، آپ خود کو غازی نہ کہیں، آپ نے

عوام کو ڈی چوک میں چھوڑ کر آپ ادھر سے بھاگ گئے ہیں، کوئی مانسہرہ پہنچ گیا، کوئی کدھر پہنچ گیا، کوئی کدھر پہنچ گیا جناب سپیکر، باقی خدار اللہ اور اس کے رسول کی خاطر معصوم لوگوں کی جانوں کے ساتھ کھیلنا بند کریں، یہ کیسے Possible ہے کہ ہمارے پی ٹی آئی کے 92، 93 ایم پی ایز صاحبان ہیں اور پوری پی ٹی آئی کی لیڈر شپ ملا کر کوئی تقریباً دو سو بندے بنے ہیں لیکن ان دو سو بندوں میں کسی کو بھی کچھ نہیں ہوا ہے اور اس میں عام سا غریب ورکر، ایک معصوم ورکر جو ایک جذبے کے ساتھ نکلا ہے اور اس بیچارے کو گولی لگتی ہے، تو یہ آپ کر رہے ہیں، خود ہی کر رہے ہیں، آپ لوگوں کو لے جا رہے ہو اور ادھر ان کو آپ ہی مروا رہے ہو، ان شہیدوں کی شہادت کے ذمہ دار آپ خود ہی ہیں، آپ کہتے ہیں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ، جناب سپیکر، اس کے بعد اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ بھی ہے، اپنے قبلہ درست کریں، صِرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ پر چلیں، باقی لوگوں کے جذبات اور باقی لوگوں کے احساسات کے ساتھ کھیلنا بند کریں، یہ آپ کو بہت مزگا پڑے گا۔ سپیکر صاحب، سیاست جتنی بھی ہم نے Observe کی ہے، پوری عمر سیاست جو ہے ڈائلاگ کے اوپر چلتی ہے، زور زبردستی کے اوپر آپ کچھ نہیں کر سکتے، آپ کے سی ایم صاحب ادھر آتے ہیں، مونچھوں کو تباؤ دیتے ہیں کہ بھئی میں اس دفعہ جاؤں گا تو بندو قوں کے ساتھ، آپ کے ساتھ کتنی بندو ق ہوں گی؟ سو ہوں گی، دو سو ہوں گی، ہزار ہوں گی، کیا ہزار بندو قوں کے ساتھ آپ پوری سیٹ کے ساتھ لڑ سکتے ہیں؟ نہیں لڑ سکتے، بھئی! اگر آپ نے جنگ جیتنی ہے تو آپ ڈائلاگ کے ساتھ چلیں، آپ Table talk پر Believe رکھیں، آپ تو پوری دہشت گردی پر آئیں ہیں، بندو قیں لے جائیں گے، ماریں گے، میٹیں گے۔ سپیکر صاحب، آپ سے بس اتنی ہی ریکوریسٹ ہے کہ آئندہ مینا خان صاحب کو کہہ دیں کہ تھوڑا منہ سنبھال کر بات کریں۔ وَاٰخِرُ الدَّعْوَانَا اِنْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ اَلْعٰلَمِيْنَ۔

جناب سپیکر: عبدالغنی خان۔

جناب عبدالغنی: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ وائی چپی:

چپی راہول شم د سلگو بدل بہ اخلم
چپی راہول شم د سلگو بدل بہ اخلم
د ہر ظلم او سختو بدل بہ اخلم

سپیکر صاحب، پہ 24 نومبر د پینسور نہ او د خیبر پختونخوا او تول ملک نہ چپی کومپی قافلپی را او تلپی، چونکہ مونبر لہ ہمیشہ خپل قائد د پرامن، د قانون او د آئین د پاسداری حکم کرے دے او درس ئی راکرے دے چپی تاسو بہ ہمیشہ پرامن اوسئ۔ سپیکر صاحب، مونبر د دی نہ مخکبئی ہم د ملک پہ مختلفو شہرونو کبئی جلسپی کرپی دی، احتجاج مو کرے دے خو ہمیشہ مونبرہ پرامن کرے دے، یو گملا مونہ دہ ماتہ کرپی۔ سپیکر صاحب، پہ 26 نومبر اسلام آباد کبئی چپی کوم جبر، کوم ظلم او کوم بربریت

اوشو، Straight firing, LMG او د جی تهری په کلاشنکوفونو باندې چونکه دا ډزې مونږ د تیرو شلو کالو نه په قبائلی اضلاع کښې اورو خو مونږ ته دا پته نه وه چې په دارالخلافت کښې او په بلیو ایریا اسلام آباد کښې به په پرامن مظاهرينو باندې، په پرامن خلقو باندې دغه ډزې کیږي، چونکه مونږ به د تیرو شلو کالو نه دا چغې وهلې چې په فاطا په دې Merged districts کښې د دغه خلقو سره ظلم کیږي، په مونږ باندې ډائریکټ فائرنگ کیږي، مونږ چې کوم دے وژلې شو، مونږ قتل کیږو خو هغه چونکه ټولې دنیا او کتل چې کوم ظلم او کوم جبر په اسلام آباد کښې په 26 نومبر اوشو، مونږ به اوریدل چې په کشمیر کښې ظلم دے، مونږ به اوریدل چې په فلسطین کښې ظلم دے خو چې کوم ظلم په اسلام آباد کښې اوشو چې انټرنیشنل میډیا هغه ټول چې څومره کارروائی شوې ده، د هغې هغه Coverage ئې اوکړو او باقاعده په ټولو چینلو باندې داسې خبره چلیږي چې ډائریکټ ئې فائرنگ کړې دے، لکه څنگه نن دوی د دغه شی نه منکر دی چې مونږ ډائریکټ ډز نه دے کړې خو په 1971 ء کښې هم د دغه شی نه منکر وو چې مونږ نه ئې پتلونونه نه دې ویستلی لکه نن څنگه د 26 نومبر دې واقعې نه د لاتعلقی اظهار کوی چې مونږ ډز نه دے کړې۔ سپیکر صاحب، تر کومه پورې چې فوج په سیاست کښې گوتې وهی نو سیاست به چې کوم دے فوج له ورځی، بیا په دغه باندې به خلق څه کوی؟ تنقید به بیا کوی، بیا به کیله نه کوی چې په مونږ تنقید کیږي، تاسو اوگورئ تاریخ چې په څوارلس سوه کاله کښې چرته د مسلمان ملک فوجیانو 93 هزار پتلونونه به نه وی غورزولی، هغه اعزاز هم دغو سره حاصل دے، دغو غورزولی دی۔ اکثر خلق خبره کوی چې استیبلشمنټ، جناب سپیکر، دا ملگری اوتبنتیدل، چونکه مونږ کیله کوله چې چهیسیوی آئینی ترمیم چا کړې دے؟ مینډیټ چا چوری کړې دے؟ وزیراعظم نا حق چا قید کړې دے؟ دغه استیبلشمنټ کړې دے، زمونږ دا احتجاج او دا دهرنا د دغې استیبلشمنټ خلاف وه، دا په میډیا باندې چې کوم Talks کوی که هغه محسن نقوی دے او که هغه عطاء تارږ دے، دا د کرائي ټټوان دی، دا خو زمونږ د یو اودس هم نه دی، دا وائی چې دا اوس که زمونږ خلاف راولو، دا څومره اپوزیشن پارټی چې دی، زه دغو له دا خبره کوم چې تاسو زمونږ د یو اودس هم نه ئې۔ وختی زمونږ یو ملگری خبره کوله شفیع جان، چې په یو لیډر باندې ئې تنقید کولو، زه دا وایم چې که هغه دا خبره کوله چې په پی ټی آئی باندې پابندی اولگوه نو هغه د دغې د پاره کوله چې ماله میډیا Coverage راکړی، د هغه دا حیثیت دے لکه چې څنگه چې کسټم چور گاډے د سخاکوټ نه لاندې نه شی چلیدے، د هغه دومره اهمیت نشته چې ته د هغه خلاف نوم اخلي یا په هغه باندې تقریر کوې، چونکه هغه د میډیا ځان زینت جوړول غواړی۔ سپیکر صاحب، (شور) سپیکر صاحب، یو خبره کول غواړم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالغنی خان، ایک منٹ جی۔

جناب عبدالغنی: سپیکر صاحب، ما پہ پاکستان کبھی۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب سپیکر: کاؤنٹ کریں جی، گھنٹیاں بجائیں دو منٹ کے لئے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائیں گئیں)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 p.m, Tuesday, 3rd December, 2024.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 03 دسمبر 2024ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)